ماہنامہ
نعت
لاہور
پاکستان
نعتِ قدسی

ماہنامہ

نعت
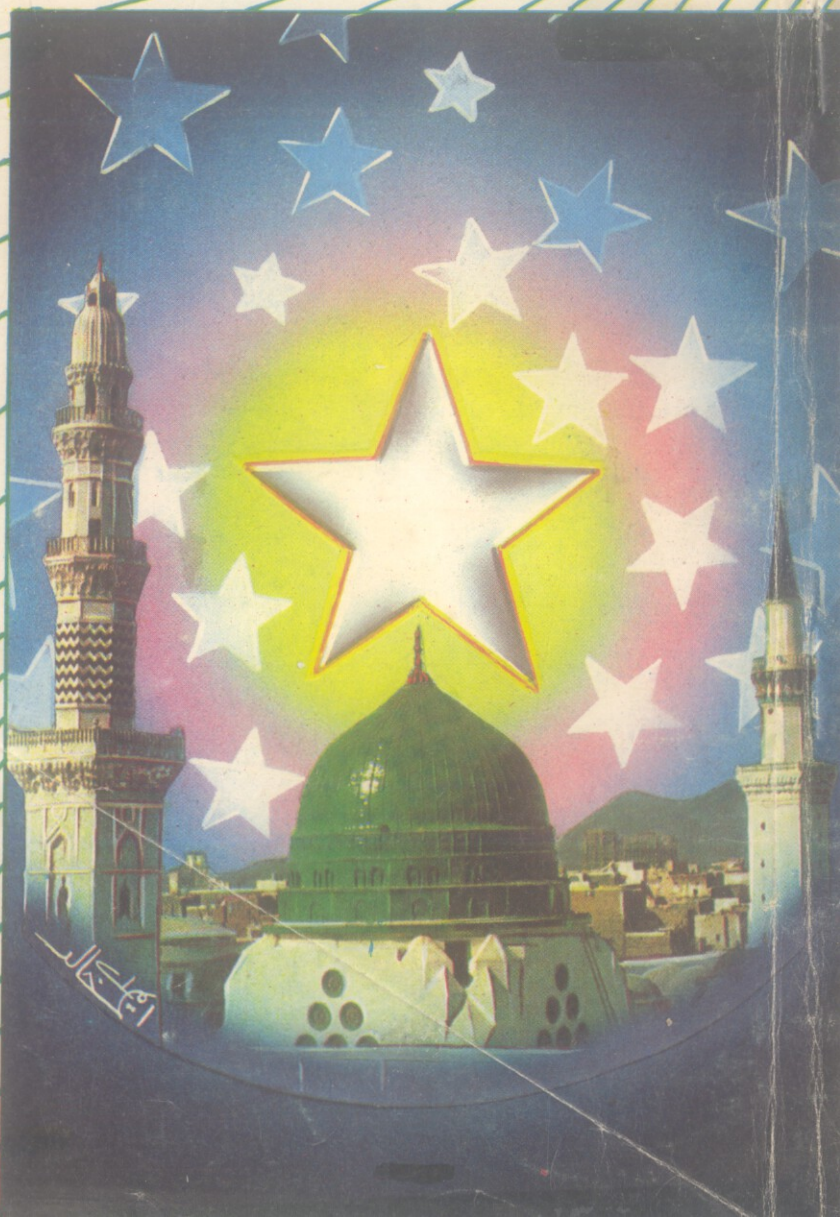
لاہور

جلد ۱ شمارہ ۷

جولائی ۱۹۸۸ء

نعتِ قدسی

○ ایڈیٹر : راجا رشید محمود

○ معاون : ضیاء الحق قریشی ایم اے

مشیرِ خصوصی :

چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

مشیرِ قانون :

شاہد حسین قادری ایڈووکیٹ

○ خطاط : جمیل احمد قریشی تنویر رقم

محمد یوسف نگینہ

خلیل احمد نوری

○ مینجر : اظہر محمود

○ دفتر رابطہ :

۱۸۔ راحت مارکیٹ

اردو بازار ۔ لاہور ۔ فون ۵۸۶۶۶

قیمت ——

فی شمارہ : ۱۰ روپے

زرِ سالانہ : ۱۲۰ روپے

○ پرنٹر : محمد نعیم کھوکھر ۔ حیم پرنٹرز ، لاہور

○ پبلشر : راجا رشید محمود

○ بائنڈر : خلیفہ عبدالمجید

بک بائنڈنگ ہاؤس ۔ ۳۸ ۔ ۱۔

مقام اشا...

...ب ، ۷۶

...ب اختر محل ، ۷۹

اظہ... ۸۱ ۔ خیر پانی پتی ، ۸۲

...یوی ، ۸۴ ۔ منور بدایونی ، ۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدسی نے سگِ سرکار ؐ سے نسبت کی، پھر اس پر سخت ندامت محسوس کی۔ اِس خیال سے کہ آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے تو کوچے کے کُتّے سے نسبت کرنا بھی بے ادبی ہے۔

ایسے مؤدّب نعت گو کے حالات میرے آپ کے سامنے ہوں یا نہ ہوں، اُس کے آقا و مولا (علیہ الصلوٰۃ والثنا) کی نظر میں تو ہیں۔ وہاں تو اُس کی اِس نعت کی پذیرائی یوں ہوگئی کہ یہ نعت بچے بچے کی زبان پر جاری رہی، بڑے بڑوں نے اِس کی تضمین کرنے کی سعادت حاصِل کی۔

اردو اور فارسی میں اِس نعت کی اتنی تضمینیں ہوئی ہیں کہ اِس سے پہلے یا بعد میں، کسی اور نعت کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہوا۔ اِس نعت میں الفاظ کی شوکت اور صنائع بدائع کی بھرمار نہیں ہے ـــــ جذبے کی کارفرمائی ہے، محبت کی فراوانی ہے، عقیدت کا عمل دخل ہے ـــــ اِس نعت کا شاعر بارگاہِ رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہاتھ باندھے کھڑا نظر آتا ہے، اور، مدحتِ سرکار ؐ کے باب میں یہی فن کی معراج ہے۔

...ری ہو یا دہلوی، ـــــ ہمارا رہنما ہے۔

...ر میں باادب کھڑا ہونا نصیب ہو!

راجا رشید محمود

تضمینیں

زمینِ قدسی میں نعتیں

مرحبا سید مکی مدنی العربی! ‏ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بہ جمال تو عجب حیرانم ‏ اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر ‏ اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی
بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز ‏ زنگی و رومی و طوسی و عراقی ، حلبی
ذاتِ پاک تو چو در ملکِ عرب کرد ظہور ‏ زاں سبب آمد قرآں بہ زبانِ عربی
نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام ‏ زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی
نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را ‏ بہتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی!
شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت! ‏ بہ مقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات ‏ رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی
عاصیانیم ز ما نیکیٔ اعمال مپرس ‏ سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی
نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم ‏ زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

قدسی و نعتِ قدسی

"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی" مشہور نعت ہے جس کے مقطع میں (آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی) قدسی کا تخلص استعمال ہوا ہے۔ مختلف کتابوں میں اس قدسی سے مراد حاجی محمد جان قدسی[۱] لیے گئے ہیں جو مشہدِ مقدس میں پیدا ہوئے[۲] مرآۃ الخیال میں ہے "قدسی حاجی محمد جان کا تخلص جو اس نے اس لیے اختیار کیا کہ وہ مشہد (مقدس) کا رہنے والا تھا" (ص ۸۵)[۳]

کسی تذکرے میں محمد جان قدسی کا سنِ ولادت نہیں ملتا۔ البتہ رفعت طاہرہ نقوی نے اپنے ایم اے کے مقالے "غزلیاتِ قدسی" کے مقدمے میں "بادشاہ نامہ" از عبد الحمید لاہوری کے حوالے سے قدسی کا ۱۰۴۲ھ میں ہندوستان آنا تسلیم کیا ہے اور قدسی کے ان شعروں کے حوالے سے جس میں انہوں نے پچاس برس کی عمر میں ہندوستان آنے کی بات کی ہے، ان کا سنِ ولادت ۹۹۲ھ لکھا ہے۔ "ارمغانِ نعت" کے مرتبین نے بھی اُن کے بعض اشعار کے حوالے سے کہا ہے کہ وہ ۱۵۸۲ء کے قریب پیدا ہوئے۔[۴]

قدسی کے والدین اور رشتہ داروں کے بارے میں معلومات نہیں ملتیں، البتہ "سفینۂ خوش گو" میں بندرابن داس نے لکھا ہے کہ جب وہ ہندوستان آئے تو ان کے دو بیٹے اور خاندان کے دوسرے افراد مشہد میں موجود تھے۔ رفعت طاہرہ نقوی نے اپنے مقالے میں اعظمی کے حوالے سے لکھا ہے کہ قدسی کے ایک بیٹے کا نام محمد باقر تھا جو جوانی میں فوت ہوا[۵] باقی دو بیٹوں کا نام نامعلوم ہے۔

محمد جان قدسی سفرِ ہند سے پہلے حج کی سعادت سے مشرف ہوئے[۶] "اردو دائرۂ

معارفِ اسلامیہ" میں ہے "قدسی نے شاہجہان کے پانچویں سالِ جلوس یعنی ۱۰۴۱ھ/۱۶۳۱-۱۶۳۲ میں وطن چھوڑ کر برصغیر پاکستان و ہند کا رُخ کیا" "ارمغانِ عقیدت" کے مرتبین نے بھی یہی سن لکھا ہے (۱۶۳۱ء) لیکن رفعت طاہرہ نقوی نے اسے غلط قرار دیا ہے کیونکہ شیخ عبدالحمید لاہوری نے "بادشاہ نامہ" میں لکھا ہے کہ قدسی ۱۰۴۲ھ میں ہندوستان آئے۔ محمد دین کلیم نے بھی ۱۶۳۲ء ہی کو درست مانا ہے[۷]

قدسی ہندوستان آئے تو یہاں پہلے ابو عبداللہ حاکمِ گجرات کی مصاحبت میں رہے۔ پھر دربارِ شاہجہان سے وابستہ ہو گئے۔ قصائد کہتے رہے اور طرح طرح کے انعامات پاتے رہے۔ ۱۶۳۵ء میں بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ کے موقع پر جو قصیدہ پڑھا، اسے سُن کر بادشاہ اس قدر خوش ہوا کہ انہیں سونے میں تلوایا جس کا وزن ایک من اٹھارہ سیر ہوا[۸]

ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے ۱۹۵۵ میں ناگپور یونیورسٹی سے "اُردو میں نعتیہ شاعری" کے موضوع پر پی ایچ ڈی کے لیے جو مقالہ لکھا، اس میں قدسی کا سالِ وفات ۱۰۵۴ لکھا ہے[۹] جو درست نہیں۔ "نتائج الافکار" میں ۱۰۵۶ لکھا ہے[۱۰] ڈاکٹر عبدالحمید یزدانی نے بھی یہی سال لکھا ہے[۱۱] اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ" میں شمسی اور قمری دونوں سنین لکھے ہیں ۱۰۵۶ھ/۱۶۴۶ء[۱۲] شفیق بریلوی اور محمد دین کلیم نے بھی یہی سن نقل کیے ہیں[۱۳] (اگرچہ محمد دین کلیم کے مضمون میں شاید کتابت کی غلطی سے ۱۶۴۶ء کے بجائے ۱۶۴۴ لکھا ہے) پروفیسر سید یونس شاہ نے عیسوی سن لکھا ہے[۱۴] اور رفعت طاہرہ نقوی نے سن کے ساتھ مہینے بھی لکھے ہیں، یعنی مئی ۱۹۴۶ء/ربیع الثانی ۱۰۵۶ھ۔

قدسی کا مقبرہ بے نام و نشان ہے۔ شیخ عبدالحمید لاہوری اور عبداللہ قریشی نے لکھا ہے کہ قدسی نے کشمیر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ جبکہ نواب صدیق حسن، سراج الدین آرزو، لطف علی بیگ اور بندرابن داس کہتے ہیں کہ قدسی نے لاہور میں وفات پائی اور ان کی ہڈیوں کو مشہد لے گئے۔ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ (جلد ۱۶/۱، ص ۳۱)

میں بھی تحریر ہے "اس کی وفات لاہور میں ہوئی"۔ رفعت طاہرہ نقوی نے قدسی کی لاہور میں وفات کی تائید میں کلیم کاشانی کا یہ شعر نقل کیا ہے:

شد بلاہور گران گنجِ معانی درخاک

رفت "تا طوس ولی غلغلۂ نوحہ گرش

رفعت طاہرہ نقوی نے اپنے مقالے میں یہ بھی لکھا ہے کہ "۱۰۴۳ء میں شاہجہان جب کشمیر گیا تو قدسی ساتھ تھے"۔

"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی" حاجی محمد جان قدسی ہی سے منسوب چلی آ رہی ہے۔ جتنی تضمینیں اس نعت کی ہوئی ہیں، کسی اور نعت کی نہیں ہوئیں۔ پروفیسر خالد بزمی کہتے ہیں "مولانا قدسی کی وہ نعت انتہائی مشہور و مقبول ہے جس کا مطلع یہ ہے ۔۔۔ ۔۔۔ اس نعت کی حد درجہ مقبولیت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ متعدد شعرائے کرام نے اردو اور فارسی میں اس نعت کی تضمینیں لکھی ہیں"[۱۵] اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی لکھتے ہیں "قدسی کی یہ نعت بقائے دوام حاصل کر چکی ہے"[۱۶] پروفیسر محمد اکرم رضا نے بھی لکھا "قدسی کی یہ نعت بقائے دوام سے ہمکنار ہو چکی ہے اور اس نعت کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ سیکڑوں فارسی اور اُردو شعرا نے اس کے اشعار کی تضمین کی ہے"[۱۷]

ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید یزدانی صاحب نے مضمون "فارسی نعت ـــــ ایک سرسری جائزہ" میں یوں رقم طراز ہیں "اس کی نعت کو جو شہرت و پذیرائی ملی، وہ یہاں کی کم ہی فارسی نعتوں کو میسر آئی ہے۔ اس میں ایک بھولے بھالے معصوم سے انسان کی سی سادگی کے ساتھ حضور ﷺ کی چند صفات کا ذکر کر کے اپنے عاصی ہونے کا اقرار کیا اور حضور ﷺ سے شفاعت کی التجا کی ہے۔ اس نعت میں کوئی لفظی بازی گری اور کوئی مضمون آفرینی کا چکر نہیں۔ بس ایک انتہائی ادنیٰ انسان ایک انتہائی عظیم و اکمل ذاتِ گرامی کے حضور دست بستہ کھڑا گویا درخواست پیش کر رہا ہے ۔۔۔۔ اگرچہ اس نعت میں کہیں کہیں عربی الفاظ بھی ہیں لیکن ایک تو وہ مشکل نہیں ہیں، دوسرے ان کی وجہ سے نعت میں ایک خاص وجد آور سماں بندھ گیا ہے اور شاید یہی بات اس کی پُرتاثیری

کا سبب بنی ہے"۔ ۱۸

یہ نعت حاجی محمد جان قدسی ہی سے منسوب ہے لیکن ان کے دیوان میں نہیں ہے۔ فارسی شعراء کے تذکروں میں جہاں ان قدسی کا ذکر آیا ہے، ان کی غزلیات کا، قصائد اور مثنویوں کا ذکر ہوا ہے لیکن ان کی نعت گوئی کا کوئی تذکرہ نہیں ہے اور اس نعت کا بھی کوئی حوالہ نہیں ملتا۔ صرف سید حسام الدین راشدی نے "تذکرہ شعرائے کشمیر" میں یہ نعت ان سے منسوب کی ہے لیکن ان کے پاس بھی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ نعت محمد جان قدسی ہی کی ہے۔ لکھتے ہیں: "نعت: مثلِ قصیدۂ بردہ و قصیدۂ بانت سعاد، این نعت قدسی نیز مقبولِ عام و شہرتِ دوام دارد۔ در ہند و پاک شعرائی ہر زبان این نعت را تضمین کردہ اند و تعداد تضمین ہا بیش از شصت و ہفتاد دیدہ می شود" ۱۹ ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید یزدانی نے بھی یہ نعت شاہجہانی دور کے انہی مشہور قصیدہ گو قدسی (م ۱۰۵۶ھ) سے منسوب کی ہے ۲۰

پروفیسر سید یونس شاہ انہی قدسی مشہدی کے بارے میں جو شاہجہان کے درباری شاعر تھے، لکھتے ہیں کہ "قدسی کا بڑا کارنامہ جسے عوام میں بڑی مقبولیت حاصل ہے، وہ اس کی نعت نگاری ہے۔ فارسی شعرا میں قدسی اپنی نعتیہ شاعری کی وجہ سے آج ہم سے متعارف ہے۔ اپنے مذہبی مسلک اور عقیدتِ اہلِ بیت کی وجہ سے قدسی نے اماموں کے قصیدے بھی لکھے اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مدح و نعت کے پھول بھی نچھاور کیے۔ قدسی کی اس نعت (مرحبا سید مکی ....) کی عام پذیرائی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاک و ہند کے بیشتر شاعروں نے اس پر تضمینیں لکھیں ..... یہ سلسلہ دورِ حاضر تک جاری ہے۔ قدسی کی اس نعت کو جو شرف حاصل ہوا ہے، وہ اس کے خلوص و جذبہ کا آئینہ دار ہے اور یہ خاص فضلِ ایزدی ہے" ۲۱

علیم ناصری نے بھی اس کی نعت گوئی کا ذکر کیا ہے "مہمات کے قصے، قصائد، اور غزلیات اس کے فرائضِ منصبی میں شامل رہے، مگر وہ ایک دیندار شخص ہونے

کے باعث حمد و نعت بھی لکھتا تھا۔ اس کی ایک نعت اس قدر شہرت رکھتی ہے کہ بڑے بڑے شعرا نے اس پر تضمینیں کی ہیں جن سے اس نعت کی تاثیر اور کیف و سوز کا اندازہ ہوتا ہے" ۲۲ محمد دین کلیم (مورخِ لاہور) نے لاہور میں پیوندِ خاک ہونے والے شعرا کے تذکرے میں انہی محمد جان قدسی کو اس نعت کا شاعر قرار دیا ہے ۲۳ حسنین کاظمی بھی "مرحبا سید مکی مدنی العربی" کو حاجی جان محمد قدسی مشہدی کی نعت بتاتے ہیں" ۲۴

علیم ناصری اور دوسرے بعض حضرات یہ تاثر دیتے ہیں کہ ان محمد جان قدسی نے بہت سی نعتیں کہیں جن میں زیرِ نظر نعت بہت مقبول ہوئی۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری بھی اسی انداز میں بات کرتے ہیں "اردو شعرا نے جتنا اثر قدسی و جامی کی نعتوں کا قبول کیا ہے، کسی اور فارسی شاعر کا قبول نہیں کیا۔ سیرت کے جلسوں سے لے کر سماع کی محفلوں تک ان دونوں کی نعتیں بصد شوق پڑھی اور گائی جاتی ہیں ..... قدسی کی ایک نعت تو فکر و فن اور جذب و اثر کے لحاظ سے ایسی بلند پایہ ہے کہ دوسری زبان میں اس کا جواب ملنا مشکل ہے" ۲۵ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق بھی قدسی کی نعت نگاری کا ذکر کرتے ہوئے یہی تاثر دیتے ہیں کہ قدسی کا نعتیہ کلام محض ایک نعت نہیں "قدسی کا نعتیہ کلام بھی حبِ رسولؐ کے نہایت لطیف اور جوشیلے مضامین سے پُر ہے"۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس ایک نعت کے سوا ان قدسی کا کوئی اور نعتیہ کلام نہیں ملتا۔ اور یہ نعت بھی ان سے منسوب تو ہے لیکن ایک تو اُن کے دیوان میں نہیں ہے، دوسرے، مثلاً سید حسام الدین راشدی یا دوسرے حضرات نے ان سے منسوب کرتے ہوئے کوئی ثبوت نہیں دیا ہے کہ یہ نعت انہی کی ہے۔ "ارمغانِ عقیدت" کے مؤلفین البتہ ایک کمزور دلیل لائے ہیں۔ فرماتے ہیں "ان کی ایک نعت مشہورِ زمانہ ہے، جو اُن کے دیوان میں تو موجود نہیں لیکن اکثر علما نے اسے قدسی ہی سے منسوب کیا ہے۔ غلام قادر گرامی ایسے نامور شاعر نے قدسی کو اس طرح خراجِ عقیدت پیش کیا ہے:

ابنِ مریم کہ اسمہٗ احمد گفت ۔۔۔ گفتمِ عجمی، گفت کہ نے نے عربی
وا کُن مژہ، مصرعِ نہ قدسی برخواں ۔۔۔ مکی مدنی ہاشمی و مطلبی

لیکن کریم بخش خالد اس نعت کو قدسی مشہدی کے بجائے کسی قدسی دہلوی سے منسوب کرتے ہیں، لکھتے ہیں: قدسی کی فارسی نعت بھی اتنی ہی مشہور ہے کہ فارسی اور اردو کے کئی شاعروں نے اس پر مخمس تضمینیں کہی ہیں۔ لاڑکانہ کے مرحوم نواز علی نیاز نے سندھی میں رقت آمیز مخمس کہی ہے۔ عام طور پر غلطی سے اس نعت کو قدسی کو قدسی مشہدی سمجھا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ قدسی دہلوی ہے"[۲۸]

میری یہ کوشش ابھی تک بار آور نہیں ہوئی کہ میں قدسی دہلوی تک پہنچ سکوں۔ مرکزی مجلس رضا، لاہور کے فاضل صدر محمد شفیع رضوی صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے کہیں یہ بحث پڑھی ہے کہ قدسی دو ہیں اور اس نعت کے شاعر قدسی، حاجی محمد جان قدسی مشہدی نہیں، کوئی اور ہیں۔ (کوئی صاحب اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں تو میں ممنون ہوں گا — محمود) ——— مجھے ایک قدسی شیرازی تو ملے ہیں۔ میرزا محمد حسینی شیرازی متخلص بہ قدسی (متولد ۱۲۰۸ - متوفی ۱۲۶۱)۔ محمد حسین رکن زادہ آدمیت ان کے بارے میں لکھتے ہیں: "در گفتن اشعار عربی و فارسی صاحب ذوقِ سلیم و طبعِ مستقیم است، لالی منظومی کہ گاہ گاہ از افکار ابکار خویش بسلکِ اشارات و عبارات مرتب ساختہ، دفتری پرداختہ از قصیدہ و مسمط و مثنوی و غزل و رباعی و چند شعری اکتفا نمودہ تیمناً نوشتہ می شود"[۲۹] نیز لکھتے ہیں "از فضلا و ادبا و شعرا و خوشنویسانِ معاصر است و از دوستانِ قدیم نگارندۂ این اوراق بود"[۳۰]

مختلف تصانیف میں زیرِ نظر نعتِ قدسی کے پانچ، سات، آٹھ، نو۔ اشعار دیے گئے ہیں۔ سید حسام الدین راشدی نے اپنے تذکرے میں گیارہ اشعار دیے گئے ہیں۔ اس میں یہ شعر نہیں ہے:

عاصیانیم زمانیکہ اعمال مپرس
سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی

زیرِ نعت کے ۱۲ اشعار "بوستانِ نعت" میں دیے گئے ہیں[۳۱] "حدیثِ قدسی" میں جو تضمین شامل ہے، ان میں کسی نے پوری نعت اور کسی نے کچھ اشعار پر طبع آزمائی کی ہے

قارئینِ محترم محسوس فرمائیں گے کہ مختلف تضمینوں میں بعض مصرعے مختلف ہیں۔ چونکہ اصل کلام اپنے پورے مآخذ کے ساتھ دستیاب نہیں ہے، اس لیے جس شاعر نے جس طرح قدسی کا کوئی مصرع پڑھا ہے اور لکھا ہے، میں نے اسے اسی طرح رہنے دیا ہے۔ یوں، آپ کو اس طرح کی صورتیں نظر آئیں گی۔

شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گزشت
شبِ معراج عروجِ تو گزشت از افلاک

سیدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
یا طبیب الفقرا۔ انت شفاء القلوب

چشمِ رحمت بکشا، سوے من انداز نظر
چشمِ رحمت بفگن، سوے غریبان بنگر ——— وغیرہ

"نعتِ قدسی" کے محدود صفحات کے پیشِ نظر تضمینیں پوری نہیں دی جا سکیں بعض نعتوں کے تو تبرکاً ایک یا دو۔ اشعار ہی دیے جا سکے ہیں اور چند شعرا کی کاوشیں شامل نہیں بھی کی گئیں۔ اس کے باوجود مجھے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا اعتراف ہے کہ ابھی بہت سی تضمینیں ایسی ہوں گی جن تک میری رسائی نہیں ہوئی ——— اسی ایک بات سے اس نعت کی مقبولیت کا اندازہ فرمائیں اور اس نعت کے اصل خالق کی تلاش میں میری معاونت کریں ——— راجا رشید محمود

حواشی:

(۱) بعض حضرات نے ان کا نام محمد خاں بھی لکھا ہے جو درست نہیں۔ "ایک مشہور فارسی گو حاجی محمد خاں خراسانی شاعر کا تخلص جو نہایت فصیح اور بلیغ کلام رکھتے تھے" (فرہنگِ آصفیہ جلد سوم (۲) مقبول بیگ بدخشانی، میرزا و عبد الغنی، ڈاکٹر۔ ارمغانِ عقیدت ص ۹۱/

ماہنامہ "شام وسحر" لاہور نعت نمبر (نقشِ ثانی) ۱۹۸۲، ص ۲۸۰ [مضمون "لاہور کے نعت گو شعرا" ازمحمد دین کلیم] ر یونس شاہ، پروفیسر سید۔ تذکرہ نعت گویان اردو جلد اول، ص ۱۱۵۔
(۳) اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ جلد ۱۶/۱، ۱۹۷۸۔ ص ۳۱۰/ قدرت اللہ۔ تذکرہ نتائج الافکار ص ۵۲۲/ رفعت طاہرہ نقوی کا ایم اے کا مقالہ بعنوان "غزلیاتِ قدسی" (۴) ارمغانِ عقیدت ص ۹۱ (۵) اعظمی۔ تاریخِ کشمیر، ص ۱۰۱ (۶) مرآۃ الخیال میں ہے (ص ۸۵)، کہ وہ حج کے لیے گیا اور وہاں سے برصغیر آیا" (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ۔ جلد ۱۶/۱۔ ص ۳۱۰) (۷) ماہنامہ "شام وسحر" لاہور۔ نعت نمبر (نقشِ ثانی) ۱۹۸۲، ص ۲۸۰ (۸) ارمغانِ عقیدت ص ۹۱
(۹) رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر، اردو میں نعتیہ شاعری۔ ۱۹۷۶۔ ص ۹۲ (۱۰) قدرت اللہ۔ نتائج الافکار، ص ۵۶۳ (۱۱) مجلّہ "نقوش" لاہور۔ رسول نمبر۔ جلد دہم۔ ص ۱۶۲ (مضمون "فارسی نعت ——— ایک سرسری جائزہ") (۱۲) ص ۳۱۰ (۱۳) شفیق بریلوی (مرتب) ارمغانِ نعت ص ۸۹ / "شام وسحر" نعت نمبر ۱۹۸۲۔ ص ۲۸۰ (۱۴) تذکرہ نعت گویانِ اردو۔ جلد اوّل ص ۱۱۵
(۱۵) "شام وسحر" نعت نمبر ۴۔ ۱۹۸۵۔ ص ۳۰۷، ۳۰۸ (۱۶) "شام وسحر" نعت نمبر ۱۔ ۱۹۸۱۔ ص ۲۶
(۱۷) "شام وسحر" نعت نمبر ۶۔ ۱۹۸۷۔ ص ۶۵ (۱۸) "نقوش" رسول نمبر۔ جلد دہم ص ۲۲ (۱۹) حسام الدین راشدی، سید تذکرہ شعرائے کشمیر، بخش سوم، طبع دوم ۱۹۸۲۔ ص ۱۲۷۲، ۱۲۷۳ (۲۰) "نقوش" رسول نمبر۔ جلد دہم۔ ص ۱۶۲۔ ۱۲۷۳ (۲۱) تذکرہ نعت گویانِ اردو۔ جلد اوّل، ص ۱۱۶، ۱۱۷ (۲۲) "شام وسحر" نعت نمبر ۱ ۱۹۸۱، ص ۱۹۶، ۱۹۷ (مضمون "فارسی میں نعتیہ کلام") (۲۳) "شام وسحر" نعت نمبر (نقشِ ثانی) ۱۹۸۲۔ ص ۲۸۰ (۲۴) مجلّہ "مہک" گوجرانوالہ۔ نذرانۂ عقیدت بحضور سرورِ کونین ؐ۔ ص ۲۱۶ (مضمون ایرانی شعرا کی نعت گوئی") (۲۵) فرمان فتحپوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، ۱۹۷۴ ص ۳۵، ۳۶ (۲۶) اردو میں نعتیہ شاعری۔ ۱۹۷۶۔ ص ۹۲ (۲۷) ارمغانِ عقیدت ص ۹۱
(۲۸) ماہنامہ "اظہار" کراچی۔ سیرت نمبر۔ ۱۹۸۰۔ ص ۹۰ (مضمون "ثنائے خواجہ اور غالب" از کریم بخش خالد) (۲۹) محمد حسین رکن زادہ آدمیت (مؤلف)، دانشمندان وسخن سرایانِ فارس جلد ۲، مطبوعہ تہران ۱۳۴۰۔ ص ۱۹۶ (۳۰) ایضاً۔ ص ۱۹۵۔

تضمین بر نعتِ قدسی

اے کہ روئے تو دہد روشنیٔ ایمانم ... کافرم کافر اگر مہرِ منیرش خوانم
صورتِ خویش کشیداست مصوّر دانم ... مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
"اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

اے گُلِ تازہ کہ زیبِ چمنی آدم را ... باعثِ رابطۂ جان و تنی آدم را
کردہ دریوزۂ فیضِ تو غنی آدم را ... "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

اے لبت را بسوئے خلق زخالق پیغام ... روح را لطفِ کلامِ تو کند شیریں کام
ابرِ فیضے کہ بود از اثرِ رحمتِ عام ... "نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سرسبز مُدام
زاں شُدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

وصفِ رخشِ تو اگر در دلِ ادراک گزشت ... نہ ہمیں است کہ از دائرۂ خاک گزشت
ہمچو آں شعلہ کہ گرم از خس و خاشاک گزشت ... "شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نرسد ہیچ نبی"

مرزا اسداللہ خاں غالب

برق زد لمعۂ خورشید رخت بر جانم   زِ اضطرابِ آئنہ وش ریخت ہمہ مژگانم
ایکہ مہرِ تو بہ تن جان و بدل ایمانم   مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم

"اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

چوں ترا یافتہ باشم چہ کنم عالم را   از ہمہ بیشی و با بیش نہ جویم کم را
داند آنکس کہ شناسد زِ گہر شبنم را   "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

طوطیٔ سدرہ نشین از شکرت شیریں کام   طوبیٰ از فیضِ تو در خلد دہد میوہ کام
زمزم از بحرِ کفِ جُودِ تو سیراب تمام   "نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سرسبز مُدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

رخشِ چالاک تو زیں عرصہ چہ بیباک گزشت   کہ زمیں جست بلند و ز جہانِ پاک گزشت
رفعتِ شانِ تو تنہا نہ از یں خاک گزشت   "شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت

بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

امام بخش صہبائی

اے شہِ کون و مکاں تو ہے وہ ذی شان نبی   فخر کرتی ہے تری ذات پہ عالی نسبی
ورد اپنا ہے یہی ہاشمی و مطلبی   "مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

واقف اس بات سے ہیں خاص سے لے کر تا عام   کہ ہوا دونوں جہاں کا ترے باعث سے نظام
تو سحابِ کرم و فیض ہے اے فخرِ انامؐ   "نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سرسبز مُدام

زان شُدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رُطبی"

روشنی ہیں مہ و خُور کا ہے کہاں یہ عالم   حُسن میں یوسفؑ و یعقوبؑ کو بھی دیکھے کم
غرفۂ بحرِ تحیّر بخُدا ہوں اس دم   مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم

"اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

رتبۂ قُرب یہ معراج میں ہے کس کو ملا   سر پہ یوں کس کے رہا ابر کا ہر دم سایہ
ہووے کیوں سایہ کہ تو نُور ہے سر سے تا پا   "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

کچھ عجب بندِ مصائب میں پھنسا ہوں ہیہات — ایک میں کیا کہ زمانہ ہی کے بد ہیں حالات
تجھ سوا کس سے کہیں اے خضرِ راہِ نجات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زِحد می گزرد تشنہ لبی"

سرورا، سہو و خطا سے ہے خمیرِ آدم — بخشنا میرا گنہ تو ہے شفیعِ آدم
دل کو رہتا ہے اسی بات کا دن رات اَلم — "و نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

نا امیری کی ہے حسرت، نہ تمنائے شہی — بلکہ ہے خواہشِ مجروحِ گنہگار یہی
یاد میری بھی کہ مدّاح ہوں شاہا میں بھی — "سیّدی انتَ حبیبی وطبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

میر مہدی مجروح

تو جو ظاہر ہوا، ظاہر ہوئی شانِ مولا — تو نہ ہوتا تو یہ دنیا بھی نہ ہوتی پیدا
گو کہ ظاہر میں ہے آدم کا سا پُتلا تیرا — "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

تیرے ہی نور سے سرسبز ہیں آباد ہیں دشت — تیرے ہی نور سے پُر نور ہیں جنّات بھی ہشت
باغِ دنیا کی نہ بھائی تجھے جس دم گلگشت — "شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی"

مرزا پیارے صاحب رفعت

ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہے بے ادبی — میں غلام اور وہ صاحب ہے، میں اُمت وہ نبی
یا نبیؐ اِک نگہِ لطف بأمّی و ابی — مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

مظہرِ نورِ خدا، شکل ہے محسودِ صنم — محو تیرے ملک و حور، پری و آدم
کیا ہے عالم کہ ہے تصویر ہی کا سا عالم — "من بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

دشتِ عالم میں سراسیمہ گزارے اوقات — آج تک منزلِ مقصود نہ پائی، ہیہات
مدد اے خضرِ کرامت کہ نہیں پائے ثبات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

خود کہا ابنِ ذبیحین تو ظاہر میں کہا — جوہرِ پاک کی خوبی ہے فرشتوں سے سوا
سر سے لے پاؤں تلک نورِ خدا نامِ خدا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

صاحب خانہ سے ہوتا ہے مکاں کا اکرام — وہی جنت ہے جہاں ہیں، ہو جہاں تیرا مقام
آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام — "نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سر سبز مُدام
زاں شُدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رُطبی"

ہوئی انجیل کہاں ناسخِ توریت و زبور — تیری خاطر سے خدا نے یہ نکالا دستور
ہے رعایت تری ہر بات کی کتنی منظور — "ذاتِ پاک تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

جوش میں شوق کے کچھ یاد رہی مدح نہ ذم — یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا جائے ہے اور کیا ہیں ہم
خود ستائی ہے زبس رسمِ فصیحانِ عجم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

مومنِ زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب — نہ دوا اور نہ پرہیز، مرض حرصِ ذُنوب
پر ترا لطف ہے اعجازِ مسیحا سے بھی خوب — "یا طبیب الفقرا، انت شفاءُ القلوب
زاں سبب آمدہ قدسی پئے درمانِ طلبی"

حکیم مومن خاں مومن

کثرتِ شوق میں نادانی سے اے شاہِ اُمم — دم بخود ہوں کہ میں کیا سمجھا، کیا کیا یہ ستم
غم ہیں اس جرم کے رہتی ہے سدا گردن خم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

سید محمد حسین یقین

سرورا، تو وہ نبی جس کے نہیں بعد نبی — دیکھ کر شان تری، عرش کی بھی شان دبی
انبیا، تجھ سے کہیں وقتِ شفاعت طلبی — "مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

ہے ترے جلوے سے مسجودِ ملائک آدم — تیرے ہی نور سے پُر نور حدوث اور قدم
دیکھ کر حسن کے شیدا ترے دونو عالم — "مَن بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

تجھ کو گر خالقِ کونین نہ پیدا کرتا — پھر کبھی ارض و سما ہوتے نہ پیدا اصلا
گرچہ اولاد میں آدمؑ کے ہوا تو پیدا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

جب گیا سوئے فلک کر کے زمیں کے طے دشت — دیکھے سب باغِ بہشت ایک سے لے کر تا ہشت
کہ چکا گلشنِ نہ چرخ کی جب تو گلگشت — "شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

ابرِ احسان کرم سے ترے سیراب انام ثمرِ خُلق سے ہے تیرے جہاں شیریں کام
اے ترو تازگی افزائے ریاضِ اسلام "نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شُدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

موسٰیؑ و عیسیٰؑ و داؤدؑ جہاں تھے مامور وہیں نازل ہوئیں توریت اور انجیل و زبور
ان کی ہر خاص زباں میں کہ نہ ہو فہم سے دُور "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

وہ فرشتہ کہ جو ہو حاملِ عرشِ اعظم آئے در پر ترے آنکھوں کو اگر کرکے قدم
تو ادب سے یہ کہے، کھا کے ترے در کی قسم "نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شُد بے ادبی"

سوزِ عصیاں سے جگر سوختہ جب مخلوقات آئیں صحرائے قیامت میں طلبگارِ نجات
کہیں سرچشمۂ احساں ہے شہا تیری ذات "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

ہے ظفرؔ کے دلِ بیمار کا بھی حال وہی اور اسی طرح سے اب چارہ طلب ہے وہ بھی
کہہ گیا آگے ثنا میں تری جیسے قدسیؔ "سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسیؔ پئے درمان طلبی"

بہادر شاہ ظفرؔ

○

اے شہِ کون و مکاں ذات تری صلِّ علیٰ کوئی گُل گُلشنِ ایجاد میں ایسا نہ کھِلا
حُسن و خوبی، شرف و فضل و کرم میں اعلا "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

شاہِ لولاک لقب فخرِ عرب، خیرِ انام آپ کے نور سے ہے گلشنِ امکاں کا نظام
آپ کی ذات ہے واللہ سحابِ اکرام "نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

آپ کی شکل و شمائل کا کہیں کیا عالم آپ کے حُسن کو کس چیز سے نسبت دیں ہم
محوِ حیرت ہوں، خرد دنگ ہے ہنگامِ رقم "مَنِ بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

آپ کے رُتبۂ عالی کا کروں کیا مذکور کشورِ عزّ و شرف آپ کے باعث معمور
اے رسولِ عربی، ناسخِ توریت و زبور "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بہ زبانِ عربی"

بحرِ ذخّارِ عطا، صاحبِ کوثر کی ذات — رحمتِ جود و سخا، عینِ عنایات کے سات

دل فگاروں کو بھی یہ وردِ زباں ہے دن رات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

لُطف فرما کہ زِحد می گزرد تشنہ لبی"

یہ دعا ہے مری اللہ سے ہر شام و سحر — ہووے جس وقت نمود آفتِ روزِ محشر

بجنابِ شہِ کونین میں کہوں میں آ کر — "چشمِ رحمت بگشا، سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطّلبی"

آپ کا وہ درِ ارشاد ہے اے شاہِ اُمم — بصد آداب جہاں آتا ہے روحِ اعظم

شرم آتی ہے مجھے اپنے سخن پر ہر دم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شُد بے ادبی"

آپ کا رُتبہ اعجاز بہت ہے عالی — مُردے زندہ کیے، مرتوں کو شفا اکثر دی

مرضِ دل کا گرفتار ہوا ہے کافی — "سیّدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی

آمدہ سوئے تو قُدسی پئے درمان طلبی"

—— مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی (شہید)

تشنۂ وصل پڑے پھرتے ہیں یونہی دن رات — ہم پہ نازل ہیں ترے ہجر میں کیا کیا آفات

کب تلک یونہی پکاریں ترے غم میں ہیہات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

لُطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

—— میرزا محمد بیگ محوی

قدِ رعنا کی ادا، جامۂ زیبا کی پھبن — سرگیں آنکھ غضب ناز بھری وہ چتون

وہ عمامہ کی سجاوٹ، وہ جبینِ روشن — اور وہ مکھڑے کی تجلّی، وہ بیاضِ گردن

وہ عبائے عربی اور وہ نیچا دامن — دلربایانہ وہ رفتار، وہ بے ساختہ پن

مُردہ بھی دیکھے تو کر چاک گریبانِ کفن — اُٹھ چلے قبر سے بے تاب زباں پر یہ سخن

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

جب چلا چاند مدینہ کا سُوئے ربِّ جلیل — بجھ گئی مہرِ درخشاں کی فلک پر قندیل

شیرِ فردوس کی رکھی کہیں آدمؑ نے سبیل — کہ اسی راہ سے گزرے گا وہ فرزندِ جمیل

فرشِ خلعت کا بچھاتے تھے کسی جا پہ خلیلؑ — کہیں یوسفؑ تھے کھڑے اور کہیں اسمٰعیلؑ

روح پر روح لگی گرنے براہِ تعجیل — جب ہوا صُور میں یوں نغمہ سرا اسرافیلؑ

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

غُل ہُوا، سیر کو فردوس کی آتے ہیں حبیبؐ — بولا رضواں کہ بھلا میرے کہاں تھے یہ نصیب

پیشکش کیا کروں اس شاہِ زمن کے میں غریب — صدقہ ہے آپ کا جو خلد میں ہے چیز عجیب

کوئی دعوت کی نہیں بنتی ہے مجھ سے ترکیب — مگر اُمّت کے مکانوں کی دکھاؤں ترغیب

ناگہاں آنے لگی کان میں آوازِ نقیب — عرض کرنے لگا یوں جا کے سواری کے قریب

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

آمد آمد کی جو افلاک پہ پیہم تھی دھوم　　عرش ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تھا جھوم

پاؤں رکھتا تھا جہاں ناز سے وہ بحرِ علوم　　اُس جگہ آنکھ بچھاتے تھے تمنّا سے نجوم

اور ہر اک نقشِ قدم پر تھا فرشتوں کا ہجوم　　کوئی رکھتا تھا جبیں اور کوئی منہ لیتا تھا چوم

کوئی کرتا تھا ادا عشرت و شادی کے رسوم　　اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہ مضموں مفہوم

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

حوریں کہتی تھیں کہ ہم لینے کو جایا کرتے　　آپ ہر روز اسی طور سے آیا کرتے

روز ہم یہ قدم آنکھوں سے لگایا کرتے　　پیشوائی کے لیے دھوم مچایا کرتے

رُخِ گلگوں سے عرق پونچھ کے لایا کرتے　　اپنے کپڑوں کو پسینے میں بسایا کرتے

آپ کو تختِ زمرّد پہ بٹھایا کرتے　　سامنے ہم یہ کھڑے ہو کے سنایا کرتے

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

نُور کا ہر شجرِ خُلد نے جامہ پہنا　　لعل کے پھولوں سے پھلتا تھا موتی سے پھلا

شاخِ مرجاں میں زمرّد کا لگا تھا پتّا　　جس میں یاقوت کہیں اور کہیں ہیرا تھا جڑا

عرض اور طول میں ہر نخل تھا موزوں ایسا　　کہ یقیں سب کو تھا، ہے نور کے سانچے میں ڈھلا

اور ہر اک شاخ پہ اک مرغِ خوش الحان بیٹھا　　دم بدم ولولۂ شوق سے تھا نغمہ سرا

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

انگلیاں اُٹھنے لگیں دُور سے وہ آپہنچا　　گردنیں جھکنے لگیں سجدے کی خاطر ہر جا

سب لگے کہنے کہ ہے سایۂ ذاتِ یکتا　　آدمی ہم نے تو اس حُسن کا دیکھا نہ سُنا

آدمی ہوتا تو اس ماہ کے سایہ ہوتا　　جس کے سایہ نہ ہو، وہ نورِ خدا ہے بخدا

واہ کیا حُسن ہے، کیا شان ہے، صلِّ علیٰ　　وجد کے حال میں پھر جھوم کے رضواں بولا

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

تھا زبانوں پہ فرشتوں کی محمدؐ کا نام　　کوئی چومے تھا رکاب اور کوئی تھامے تھا لگام

تھامتی جاتی تھیں حورانِ بہشتی انعام　　انبیا بھیجتے جاتے تھے درود اور سلام

شام سے صبح تلک، صبح سے لے کر تا شام　　روز فوّارے اُچھلتے تھے، چھلکتے تھے جام

حوضِ کوثر پہ ہوئے جمع جو سب خاص و عام　　جام سے قلقلِ مینا کا یہ تھا طرزِ کلام

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

مہر نے فرشِ نمامی کا بچھایا جو تمام　　بادۂ نُور سے لبریز ہوا اس کا جام

چاندنی پر جو ستاروں کا بنایا تھا کام　　ماہ کو حُسنِ ملاحت سے ملی شہرتِ عام

مرکب اندازِ تجمّل نے اٹھایا تھا گلام　　نہ تو آہستہ ہی چلتا تھا، نہ تھا تیز خرام

ملک و جنّ و بشر کرتے تھے جھک جھک کے سلام　　حور و غلماں کی زبانوں پہ یہ جاری تھا کلام

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

اس طلب کرنے سے مطلوب کے مطلب یہ تھا　　تا سمجھ لیں کہ وہ ہے جلوۂ ذاتِ یکتا

قابَ قوسین کا عقدہ یہ شبِ وصل کھلا　　دو کمانیں جو ملیں، دائرۂ وصل بنا

مل گئے دونو حدوث اور قدم کے دریا　　فرق کچھ طالب و مطلوب میں باقی نہ رہا

جب وہاں دید کا اس طور سے نقشہ ٹھہرا　　پیہم آنے لگی تب پردۂ وحدت سے صدا

"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

انبیا دیکھ کے وہ حُسن و جمالِ مدنی　　سب کہیں گے کہ عجب شان ہے اللہ غنی

اُن کا ہمسر نہ کوئی گل ہے، نہ سروِ چمنی　　ختم اس قامتِ رعنا پہ ہے گل پیرہنی

آج عُشاق کی بگڑی ہوئی، سب بات بنی — آج ہی دے گی مزا ان کو غریب الوطنی
فرش سے عرش تلک ہوگی عجب نعرہ زنی — جب یہ کہتے ہوئے اُٹھیں گے اُویسِ قرنیؓ

"مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

حق نے بخشی ہے تجھے دوزخ و جنّت کی کلید — ہے وثیقہ تری مختاری کا قرآنِ مجید
جامۂ حُسن پھبا ہا تجھے بے قطع و برید — تیرے ہی قد پہ ہوئی ٹھیک قبائے توحید
روزِ محشر ترے عشاق کے حق میں ہے عید — کیونکہ ہے عام وہاں سب کے لیے رخصتِ دید
کوئی آنکھوں کا قتیل اور کوئی چتون کا شہید — یہی کہتا ہوا اُٹھے گا قریب اور بعید

"مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

غلام امام شہید اکبر آبادی

تو وہ اُمّی ہے جو بے علم کہیں اُن کا قصور — کہ ترا علم لدُنّی سے ہے سینہ معمور
تیرے باعث سے عرب کی ہے رعایت منظور — "ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

میرزا جمعیت شاہ ماھر

نورِ پاکِ احدِ پاک ہے تو یا مولا! — اسی باعث سے نہ تھا تجھ میں دوئی کا سایہ
صُلبِ آدم سے ہوا خلق میں گو جلوہ نما — "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

سید محمد علی معنی زمکن پوری

اللہ اللہ عجب انوار ہیں معراج کی رات — نُور افشاں در و دیوار ہیں معراج کی رات
وصلِ محبوب کے آثار ہیں معراج کی رات — کُھلنے کو پردۂ اسرار ہیں معراج کی رات
جلوے رحمت کے نمودار ہیں معراج کی رات — مَلک اس طرح گہربار ہیں معراج کی رات

"مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

مرحبا آج قدم رنجہ وہ فرماتے ہیں — خالقِ پاک کے محبوب جو کہلاتے ہیں
قُدسیوں کا ہے وہ عالم کہ بچھے جاتے ہیں — دلِ بے تاب کو قابو میں نہیں پاتے ہیں
آمدِ شاہ کے چرچے انہیں تڑپاتے ہیں — ایک سے ایک یہ کہتا ہے حضورؐ آتے ہیں

"مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

جبرئیلؑ آتے ہیں لینے کو، یہ رُتبہ دیکھو — عرش سے آگے ہے جانا، یہ ارادہ دیکھو
سرِ اقدس پہ ہے کیا بانکا عمامہ دیکھو — حق نما آنکھ میں مَازَاغ کا سُرمہ دیکھو
آؤ اِس حُسنِ مجسّم کا تماشا دیکھو — بڑھ کے مطلع یہ پڑھو جب رُخِ زیبا دیکھو

"مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

اس سواری کی عجب شان ہے اے صلِ علیٰ　　دہنے بائیں نظر آتا ہے فرشتوں کا پرا
تاروں میں چاند سے روشن ہیں جنابِ والا　　شمعِ ایوانِ دَنا، اخترِ بُرجِ طٰہٰ
شہسوارِ مدنی، صدرنشینِ بطحیٰ　　اے بقربانِ تو صد جان و دل و دیدۂ ما

مُرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

دیکھو دیکھو، طلبِ خاص کا منشا ہیں یہی　　آنکھیں روشن کرو، ماہِ شبِ اسریٰ ہیں یہی
محرمِ راز یہی، سرِ فَاَوحیٰ ہیں یہی　　حُسن افروزِ جمالِ فَتَدَلّٰی ہیں یہی
دردمندانِ محبت کے مسیحا ہیں یہی　　اِس ثنا کے لیے سچ پوچھو تو زیبا ہیں یہی

مُرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

دیکھ کر مسجدِ اقصیٰ کو جو سرکارؐ بڑھے　　پیشوائی کے لیے چرخ کے حُضّار بڑھے
انبیا تھے جو وہاں طالبِ دیدار بڑھے　　کیا نبی کیا ملک و حُور سب اک بار بڑھے
سب سے ملتے ہوئے اور احمدِ مختارؐ بڑھے　　اس طرح کہتے زیارت کے طلبگار بڑھے

مُرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

آسمانوں سے گزر کر وہ امامِ جبریلؑ　　پہنچے سدرہ پہ جو تھا خاص مقامِ جبریلؑ
بھر دیا بادۂ مقصود سے جامِ جبریلؑ　　آپ کے نام سے روشن ہوا نامِ جبریلؑ
واں سے آگے جو بڑھے لے کے سلامِ جبریلؑ　　تھا یہی شاہؐ سے اُس وقت کلامِ جبریلؑ

مُرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

آپ تنہا ہوئے راہی سوئے عرشِ اعظم　　عرش نے فخر کیا چُوم کے حضرتؐ کے قدم
اس جگہ ہوتے تھے مفہوم یہ مضموں پیہم　　آ قریب آ، کہ بہت دیر سے مشتاق ہیں ہم
تیرے لینے کو ہے کھولے ہوئے آغوشِ کرم　　دیکھ، کہتے ہیں تری شان میں کیا لوح و قلم

مُرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

آ قریب آ کہ کریں موردِ رحمت تجھ کو　　آ قریب آ کہ ملے قُرب کا خلعت تجھ کو
آج دکھلائیں گے ہم جلوۂ وحدت تجھ کو　　آج پہنائیں گے ہم تاجِ شفاعت تجھ کو
دیکھ لائی ہے کہاں تیری محبت تجھ کو　　عرشِ اعظم بھی یہ دیتا ہے بشارت تجھ کو

مُرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

یہ وہ جا ہے کہ رسائی سے گماں قاصر ہے　　فہم عاجز ہے یہاں عقلِ بشر فاتر ہے
وہی منظور ہے اِس وقت، وہی ناظر ہے　　وہی شاہد ہے، وہی مشہود، عجب یہ سر ہے
کوئی اِس رازِ نہانی سے کہاں ماہر ہے　　خوب موقع پہ گہر ریز لبِ شاعر ہے

مُرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

اب یہ ہے عرض حضورِ شہِ والا القاب　　ہے جلیلؔ آپ کی فرقت میں نہایت بے تاب
ہند کی خاک میں مہجور کی مٹی ہے خراب　　شربتِ وصل سے کر دیجیے اس کو سیراب
حشر میں خاص ہو اس پر نظرِ لطفِ جناب　　شعرِ قدسیؔ کا وہ پڑھتا چلے ہمراہِ رکاب

مُرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

جلیلؔ مینائی

اے شہنشاہِ دو عالم، تو چہ عالی نسبی نہ ہوا اور نہ ہووے گا کوئی تجھ سا نبی
حق سے اُمت کی کری تو نے شفاعت طلبی مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

گرچہ اے شاہ تو اُمّی ہے جہاں میں مشہور سب زباں پر ہے ولے تیری طبیعت کو عبور
کی ہے یہ بات طبیعت نے بھی اپنی منظور ذاتِ پاک تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

تو نہ ہوتا تو خدا کرتا نہ عالم اعلام ابرِ رحمت سے ترے تازہ ہے بُستانِ انام
خاص قائل ہیں اسی قول پہ اہلِ اسلام نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

کیا ترا نام کیا حق نے "محمد" اظہر حرف حرف اس کے ہیں سب حمدِ خدا کے رہبر
ملتجی تجھ سے ہوں اس بات کا میں شام و سحر چشمِ رحمت بکشا، سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی"

سُندر لال شگفتہ لکھنوی

مرحبا، ساقیٔ تسنیمِ شفاعت طلبی مرحبا سرورقِ شجرۂ عالی نسبی
مرحبا صدر نشینِ حرمِ "کُنتُ نَبِیّ" مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

جب ہوا جلوہ فشاں آئینۂ نورِ قدم ہنس کے موسیٰ سے لگا پوچھنے کیسے ہیں ہم
عرض کی، کیا کہوں، انوارِ تجلّی کی قسم "من بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

لمعۂ ذات کی ہے آئینہ پرداز نظر رکھتی ہے برقِ سرِ طُور سے کیا ساز نظر
کیمیا ساز ہے اے قدس کے شہباز نظر "چشمِ رحمت بکشا، سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

تو گیا سوئے عُلا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ ہُو کی شب، ہُو کی طلب، ہُو کا مکاں، ہُو کی ہوا
فرش کیا، عرش کہاں، خاک کجا، پاک کجا "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

جبکہ ہو سوختۂ مہرِ قیامت عرصات　　ٹھہرے کوثر کے قریں سروِ گلستانِ صفات
اُمتیں ساری کہیں جوڑ کے ہاتھوں کو یہ بات　　"ما ہمہ تشنہ لبانیم ، توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ زِحد می گزرد تشنہ لبی"

شُرفۂ طور پہ موسیٰؑ کو رہا حق سے تپاک　　بڑھ سکے طارمِ چارم سے کہاں عیسیٰؑ پاک
تجھ سے کیا نسبت انہیں اے مہِ بُرجِ لولاک　　"شبِ معراجِ عُروجِ تو گزشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی ، نہ رسد ہیچ نبی"

نُسخۂ روئے مبیں ناسخِ انجیل و زبور　　خط ہے یا لوح پہ آیاتِ الٰہی مسطور
نُطق سے مصحفِ رُخ مصحفِ ناطق ہے ضرور　　"ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

سنگ کیوں لعل ہوا ، نیّرِ اعظم کی نگاہ　　دانہ کیوں سبز ہوا ، مکرمتِ ابرِ سیاہ
یونہی اے ابرِ کرم مہرِ ہمہ ظلِّ الٰہ　　"عاصیانیم زِ ما نیکی و اعمال مخواہ
سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی"

قصرِ عالی ہے ترا دامنِ عالم کا طراز　　جیسے بالائے فلک عرشِ معلّٰی ممتاز
بسکہ ہے روئے نیازِ دو جہاں سوئے حجاز　　"بر درِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی ، یمنی و حلبی"

سیّد محمد مرتضیٰ حسن بیان یزدانی میرٹھی

عالم آدم سے ہے اور خاک سے آدم کی بنا　　تیرے عنصر ہیں شہا حلم و حیا ، علم و ضیا
کیا کہوں ، کیا نہ کہوں ، گر یہ کہا کچھ نہ کہا　　"نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

شبِ معراج گیا پردۂ نیلی سے گزر　　لَنْ تَرَانِیْ اَرِنِیْ ہو گئی پردہ سے بدر
آئی آواز کہ اب کھول دے باطل کے بصر　　"چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ، ہاشمی و مطلبی"

ذات ہے آئینۂ ذات ، تری بات نبات　　یاں کوئی خضر کی پوچھے ، نہ مسیحا کی بات
در پہ کہتے ہیں کھڑے صورتِ سائل دن رات　　ما ہمہ تشنہ لبانیم ، توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

کہتے ہیں تازۂ جاوید ہے فردوس تمام　　کہیں طوبیٰ کی طراوت ، کہیں حوروں کے خیام
فرق ہے دیدہ و نادیدہ میں یا شاہِ انام　　"نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی"

ختم ہے تجھ پہ نبوت اے شہِ مُطلبی — تیرے محتاج ہیں سب شاہ و گدا، شیخ و صبی
ہے مجھے تیری ثنا سے ہی صفائے قلبی — "مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

سیدا، مجھ کو تری ذاتِ مقدس کی قسم — واسطے تیرے بنے ارض و سما، لوح و قلم
نور تیرے سے منور ہوئے دونوں عالم — "مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

ذاتِ اطہر سے شفا خواہ ہیں سب بیرونی — ہے شفاعت کی قبا جسمِ مطہر پہ پھبی
مثلِ قدسی کے ہے کہتا یہ گدا تشنہ لبی — "سیدی انتَ حبیبی وطبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی"

سید غلام محمد شاہ گدا
(۱۲۵۳ھ — ۱۳۲۲ھ)

مُرسلہ:
ڈاکٹر وفا راشدی (کراچی)

سرورا، خاک سرِ راہ ہیں اسکندر و جم — ان کے سر پر ہیں سگِ درگہِ والا کے قدم
عفو کر عفو، ہوا بندۂ گستاخ کرم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

تھا چراغِ تہِ داماں پسِ ایستادہ قدم — تھے نہاں پردۂ ظلماتِ عدم میں آدم
عالم اس نور کا ذرہ ہے یہ ہے کیا عالم — "مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

قُدس کے پردہ سرایانِ سراپردۂ ناز — کہتے ہیں پردۂ وحدت میں ہے آہنگِ حجاز
بس کہ ہے کعبۂ دل قبلۂ جاں مہرِ نماز — "بر درِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی، یمنی و عربی"

ہے ہُوا خواہ بیاں، دیجئے نصیب قلبی — تشنہ ہوں اے مہِ کنعانِ قلیب قلبی
سیدی انتَ طبیبی وحبیبِ قلبی — "سیدی انتَ حبیبی وطبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

بیان و یزدانی میرٹھی

طُور پر چڑھ کے کیا کرتے تھے باتیں موسیٰ — ایک ساعت نہیں ہوتا ہے خدا سے تو جدا
اور ہر شب شبِ معراج سے ہے تجھ کو سوا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

مرزا خجستہ بخت سالک

آج تھا حاضرِ دربار ہر اک پیر و صبی　　عام سے خاص تلک خواہ ولی، خواہ نبی
یہی رکھتا تھا ہر اک زمزمۂ زیرِ لبی　　مرحبا سیدِ مکیّ مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

لاکھ اخلاص سے کھا کھا کے ترے سر کی قسم　　تجھ سے کہتے ہیں یہی حضرتِ یوسفؑ پیہم
کہ جہاں گو مرے جلوے سے ہے سارا بیدم　　منِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

پھرے در در پہ بھٹکتے کہ ملے راہِ نجات　　آئے سر یونہی پٹکتے، نہ ملا کچھ ہیہات
دیکھا آخر کو تو دیکھا یہی لے نیک صفات　　ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

گو نہیں ہے مرے کہنے کی طرف تجھ کو نیاز　　تجھے معلوم ہے، رکھتے ہیں جو دل میں وہ راز
ان کی غمخواری سے کہتا ہوں پہ اے وحی طراز　　بدرِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و طوسی، یمنی و حلبی"

محمد حسین خاں تحسین دہلوی

آپ کی ذات ہے موصوفِ ہر اک شیخ و صبی　　تو ہے ممدوحِ خدا، سب ترے مدّاح نبی
ہو گئی ختم تری ذات پہ عالی نسبی　　مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

کیا لکھوں حُسن کی تعریف ترے شاہِ اُمم　　اسی حیرت میں ہیں سب اہلِ عرب اہلِ عجم
کہتے تھے حضرتِ یوسفؑ بھی یہی کھا کے قسم　　منِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

مرتبہ کس کو ہے لولاک کا خالق نے دیا　　کس کو یہ قُربِ دَنیٰ اور فتدلّیٰ کا ملا
تو شہنشاہِ دو عالم ہے جہاں میں یکتا　　نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

آپ کا رتبۂ عالی ہے وہ یا خیرِ انامؐ　　کہ تمہیں حق نے بنایا ہے شہِ عرش مقام
بسبب آپ کے تازہ ہوا باغِ اسلام　　نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی"

تیرے ہی نُور سے پیدا ہوئے ارض و افلاک   اور فرمایا تری شان میں حق نے لولاک
اُس جگہ پہنچا تُو، پہنچے نہ کسی کا ادراک   شبِ معراج عروج تو گزشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی ، نہ رسد ہیچ نبی"

گر کوئی پوچھتا ہے نام مرا، دے کے قسم   اُس سے کہتا ہوں، میں ہوں کلبِ رسولِ اکرم
توبہ توبہ، میں کہاں اور سگِ شاہِ اُمم   نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی"

بہرِ بوبکرؓ و عمرؓ لیجے شہا میری خبر   قیدِ عصیاں سے رہا کیجے مجھے یا سرورؐ!
وَز پئے حضرتِ عثمانؓ و علیؓ حیدر   چشمِ رحمت بکشا سُوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

تو ہے محبوبِ خدا اور ہے عالی تری ذات   دن قیامت کے ترے ہاتھ سبھوں کی ہے نجات
تشنہ لب ہو کے سب اُس روز کہیں گے یہ بات   ما ہمہ تشنہ لبانیم ، تو ئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی"

اپنا دیدار دکھا خواب میں شاہِ اعجاز   کر نظرِ رحم کی اِس بندے پر اے بندہ نواز
سب خلائق میں کیا ہے تجھے حق نے ممتاز   بر درِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی، یمنی و حلبی"

حافظ فتح محمد حقیر فاروقی

گاہ مزمّل و مدثّر و یٰسٓ کبھی   کس کس القاب سے وحی آپ پہ اللہ نے کی
رب ہے مدّاح تو محمود و محمدؐ ہے نبیؐ   مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

شبِ معراج ملائک کو عرش آئے پیہم   اور ہوئے عالمِ ارواح میں بے خود آدم
خواب میں مجھ پہ بھی گزرا نہیں کیا کیا عالم   مَن بیدل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

اشرفُ الخلق ہے شاہِ دوسرا تُو بخُدا   نسلِ آدم میں ہوا تجھ سا، نہ ہوگا پیدا
تو کجا یوسفؑ و نوحؑ اور سلیمانؑ کجا: نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

تو نہیں اُمّی، ہے اُستاد ترا ربِّ غفور   کون سا علم و زباں جس پہ نہیں تجھ کو عبور
عربی کی ہوئی پر اس لیے تخصیص ضرور   ذاتِ پاک تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

گلشنِ ذات کی مانند صبا کی گلگشت   جا کے ناسوت سے لاہوت تلک کر کے گشت
فکر و اوہام و خیالات کے طے کر سب دشت   "شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی"

آپ کا کوچہ ہے الحق رہِ عرشِ اعظم   پر جہاں جلتے ہیں جبریلؑ کے اے شاہِ اُمم
دلِ دیوانہ کو اس ترکِ ادب کا ہے غم   "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی"

جبکہ کوثر پہ کھڑے ہوں گے وہ عالی درجات   انبیا جائیں گے سب حشر سے پیاسے اک ساتھ
بعدِ تسلیم کہیں گے یہی پھیلا کر ہاتھ   "ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی"

راہ گم کردہ و ناکام و پریشان کشتہ   آپ کے پاس اب آیا ہوں، بہت ہوں مضطر
مجھ پہ رحمت ہے اگر آپ کو کچھ مدِ نظر   "چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی"

نام گمنام طریق اپنا ہے حاشا گمراہ   معصیت سے ہے مرا نامۂ اعمال سیاہ
آپ جب شافعِ عصیاں ہیں تو کیسا اکراہ   "عاصیانیم زما نیکیٔ اعمال مخواہ
سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی"

نواب محمد مردان علی خان رعنا و نظام

نُور وہ نور کہ ہے جس سے منور عالم   حُسن وہ حُسن کہ خورشید بھی ہے ذرے سے کم
غیرتِ ماہِ منور ترا ہر نقشِ قدم   "مَن بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی"

باعثِ خلقِ دو عالم ہے تری ذاتِ پاک   حق نے فرمایا ترے حق میں خطابِ لولاک
حق سے اخلاص تجھے تجھ سے خدا کو ہے تپاک   "شبِ معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی، نرسد ہیچ نبی"

سر نگوں کیونکہ نہ ہوں سارے نبی پیشِ حضور   تیرے رُتبے کے برابر ہو کوئی، کیا مقدور
ہے یہاں تک تو خوشی تیری خدا کو منظور   "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

عرقِ شرم میں ہوں غرق نہ کیونکر ہر دم   کس طرح منہ پہ طمانچے نہ لگاؤں پیہم
ہوں جو میں سر بہ گریباں، ترے قدموں کی قسم   "نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

صفیر دہلوی

خوش نصیبی ہے ترے در پہ جو ہوں ناصیہ سا — کامیابی ہے اگر لب ہوں تری مدح میں وا
بس تو کیا ہوں، کہ خدا خود ہے ترا مدح سرا — "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

جو ہوا مسلکِ ارشاد سے تیرے برگشت — خاک اُڑاتا ہے بگولے کی طرح دشت بہ دشت
گلشنِ ذات کی تجھ کو ہو مبارک گلگشت — "شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

تُو ہے وہ ابرِ کرم اور سحابِ اکرام — تجھ سے پُر گُل ہوا دامانِ ریاضِ اسلام
سبز ہو سبزہ شہا مزرعِ اُمیدِ انام — "نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

عرض ہے خدمتِ والا میں وہی صابر کی — جس طرح عرض رسا ہے بسماحتِ قدسی
مبتلا ہے اسی آزار میں وہ بھی یہ بھی — "سیدی اَنتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی"

مرزا قادر بخش صابر دہلوی

تیرے محتاج شفاعت ہیں ولی اور نبی — ختم تجھ پر ہو نہ کس طرح شفاعت طلبی
کیا تری ذاتِ مقدس ہے شہِ مطّلبی — "مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

ہے ترے پائے مبارک کی شہا مجھ کو قسم — منہ نہ دیکھے کوئی یوسفؑ کا، ترے دیکھ قدم
کر مشرف تو مجھے خواب میں از راہِ کرم — "من بیدل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

ہوا باطل ترے اسلام سے دینِ زرتشت — ہشت جنت ترے اخلاق کے آگے یک دشت
عرش سے فرش تلک تُو نے کیا کیا گلگشت — "شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

یا رسولِ عربی، شاہِ رسل نیک صفات — مظہرِ نورِ خدا، سرورِ عالی درجات
دو جہاں میں ہے تری ذات سے اُمیدِ نجات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زِ حد می گزرد تشنہ لبی"

اے گُلِ باغِ نبوّت، شہِ لاہُوت مقام
لامکاں تیرا مکاں اور ملائک خُدّام

عام ہے گو کہ ترا لطف پہ اے خیرِ انامؐ
نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سرسبز مُدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

ذکر تیرا ہے ہر اک اہلِ جہاں میں مشہور
جو ہے منظور تجھے، وہ ہے خدا کو منظور

اک جہاں تیری عنایت سے ہوا ہے معمور
"ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

اے شہِ ملکِ عرب، خسروِ اقلیمِ عجم
خاکِ نعلینِ مبارک ہے تری افسرِ جم

رُتبۂ خسرو و جمشید ترے سگ سے ہے کم
"نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زاں کہ نسبت بہ سگِ کوے تو شُد بے ادبی"

قبلۂ حور و ملک کعبۂ ہر جنّ و بشر
سیّدِ ہر دو جہاں، شافعِ روزِ محشر

آیتِ رحمتِ حق ذات ہے تیری یکسر
"چشمِ رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطّلبی"

حاجی محمد اسحٰق

O

تجھ سا پیدا نہ ہوا اور نہ ہو گا ایسا
لے سلف تا بہ خلف کون ہے ثانی تیرا

انبیا بھی نہیں پہنچیں گے تجھے، اور تو کیا
"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

میاں رحمت

نُورِ مُطلق ہے تری ذات بلا شک شاہا
حق سے نسبت ہے تجھے مثلِ حباب از دریا

پہنچے رُتبے کو ترے کوئی بشر، ذکر ہے کیا
"نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

جامِ اُلفت کو جو تیرے نہ پیے گا ہیہات
جان لے وہ کبھی واللہ نہ پائے گا نجات

اس لیے کہتے ہیں یہ اہلِ دو عالم دن رات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

لُطف فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

ظُلمتِ کفر ہوئی تیرے سبب خلق سے دُور
نُورِ رحمت سے ترے ہو گیا عالم پُر نُور

یاں تلک ہے تری خاطر ترے رب کو منظور
"ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

دردِ فرقت، شبِ ہجراں، غمِ دوری تیری
کیا کیا بیماریاں امداد کے دل میں ہیں بھری

آہ تجھ بن میں کہوں کس سے یہ اب حالِ دلی
"سیّدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

مولانا امداد اللہ صاحب تھانوی

حُسن تیرا ہے وہ مشہورِ جہان و عالم　　جس سے ہے سلسلۂ خُوبیِ یوسفؑ برہم
مہ و خورشید ہیں یک بندۂ بے دام و درم　　"مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

نُور سے اپنے کیا حق نے تجھے جلوہ نما　　آتش و آب و گل و باد کا واں دخل ہے کیا
ہوں جہاں اپنے دل و جاں سے ملائک شیدا　　"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

تجھ کو پہنچے نہ مسیحا، نہ کلیم اور نہ ابنِ زرتشت　　اس کی دیتے ہیں شہادت فلک و کوہ و دشت
پاسبانوں کی طرح چرخ تھا سرگرم گشت　　"شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبیؐ"

سرورا، تُو ہے شفیعِ اُمم و نیک صفات　　ہے جہاں کے لیے پُر فیض و کرم تیری ذات
ہم ہیں محتاج، نہایت کو ہیں پہنچی حاجات　　"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ زِ حد می گذرد تشنہ لبی"

—— منشی عزت سنگھ عیش دہلوی

مثلِ خورشید ہے روشن تری عالی نسبی　　نام لینا ہے ترا غیرِ وضو بے ادبی
آبِ کوثر سے زباں دھو کے یہ کہتے ہیں نبی　　"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

کھا کے کہتا ہوں ترے پائے مبارک کی قسم　　جُز خدا اور علیؓ کون ہے تیرا محرم
دیکھ رویا ہیں ترے جلوۂ رُخ کا عالم　　"مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

نسلِ آدم میں تجھے حق نے کیا گو پیدا　　پر شرف ترے سبب رُتبۂ آدمؑ کو ہوا
آدم اک خاک کا پُتلا ہے، تو ہے نُورِ خدا　　"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

یک قلم کیونکہ نہ منسوخ ہو توریت و زبور　　صورتِ ماہ جو تاباں ہو تری شرع کا نُور
پھر بھلا اہلِ عرب کیونکہ نہ ہو دیں مشہور　　"ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

ذکر ہوتا ترے اعجاز کا ہے دشت بدشت ۔۔۔ خُلد آٹھوں ترے اک جُز کے ورق میں یہ بہشت
پہنچے جس جا نہ ملکؑ واں ہو اتیرا اگلگشت ۔۔۔ ”شبِ معراجِ عروجِ تو زِ افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی ، نہ رسد ہیچ نبی“

مالکِ علم لَدُنّی ، شہِ عالی درجات ۔۔۔ مظہرِ نُورِ خدا و شرفِ مخلوقات
کر عطا ساغرِ کوثر ہمیں اے نیک صفات ۔۔۔ ”ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ زِحد می گزرد تشنہ لبی“

سیّد قاسم علی خاں انیس

قلم آمد کہ نہد بر قدمِ پاکِ تو سر ۔۔۔ لوح گفتہ کہ دمے جانبِ من ہم بنگر
عرش جنبید زجا کای شہِ عالی منظر ۔۔۔ ”چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ، ہاشمی و مطلبی“

قدسیان شربتِ دیدارِ تو اے مظہرِ ذات ۔۔۔ خواستند از تو بدین نغمۂ آہنگ صفات
کای حدیثت شکر ناب و لبت قند و نبات ۔۔۔ ”ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ زِحد می گزرد تشنہ لبی“

غلام امام شہید اکبر آبادی

تو ہُوا باعثِ ایجادِ جہاں مُطّلبی ۔۔۔ ہے تری ذاتِ مقدس شرفِ جملہ نبی
حبّذا سرورِ عالم ، زہے والا نسبی ۔۔۔ ”مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی“

حق تعالیٰ کو عرب کا جو شرف تھا منظور ۔۔۔ اس میں کعبہ کو کیا بہرِ عبادت معمُور
جب ہدایت کے لیے ہو گئی تجویز ضرور ۔۔۔ ”ذاتِ پاک تو درین ملکِ عرب کرد ظہُور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی“

شمس روشن ترے رُخ سے ہُوا اے مہرِ عجم ۔۔۔ ہے خطا ، گر کہوں واللیل ہے زُلفِ پُرخم
کیا کہوں ، ہو نہیں سکتی کوئی تشبیہ بہم ۔۔۔ ”منِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی“

گرچہ مخلوق ہے تُو پر نہیں کوئی تجھ سا ۔۔۔ تجھ کو ہے برتری یکتائی سے بس بعدِ خدا
نور ہر چیز میں تیرا ہی ہوا جلوہ نما ۔۔۔ ”نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی“

ہیبت و صولت سگ سے ترے لاریب ہے کم — شوکتِ دارا و کے، حشمتِ فغفور و جم
آگے سگ کے ترے روباہ رہا ہے ضیغم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شُد بے ادبی"

ہم ہوئے خشک زباں کہہ نہیں سکتے کچھ بات — ہونٹ ہم چاٹتے ہیں خشک لبی دن رات
مرتے ہیں پیاس سے ہو جلد دمِ خضر نجات — "ماہمہ تشنہ لبانیم، توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی"

کیا یہ حالت ہے مری، خود میں ہوا ہوں ششدر — دل ہے آشفتہ، میں رہتا ہوں پریشاں اکثر
دیکھ تو کیسا مرا حال ہوا ہے ابتر — "چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی"

عام ہے بندہ نوازی تری اے بندہ نواز — تری فیاضی کا عالم میں بنا ہے انداز
ترے فیضان سے اربابِ عرب ہیں ممتاز — "بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
ہندی و زنگی و رومی، یمنی و حلبی"

ثاقب

ابرِ رحمت ہے تری ذات شہِ قدس مقام — ہے گُلِ باغِ مقدس تری تاروئے گلفام
طوبیٰ و روضۂ رضواں ہے قدِ عرش خرام — "نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مُدام
زان شُدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

حافظ مظفر حسین مسکین

قدرِ رعنا کی

اہلِ تقویٰ کو مبارک رہے جنت طلبی — میں تو ہوں طالبِ دیدارِ شہِ مطلبی
ہو، وہ دن بھی کہ کہوں جا کے سرِ قبرِ نبیؐ — "مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

جلوہ گر ہو جو تصور میں ترا حُسنِ اتم — نگہِ حضرتِ موسیٰؑ کے پھسل جائیں قدم
اس جگہ دفترِ ادراکِ نظر ہے برہم — "من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

چاشنی بخش ہوئی جب سے تری رحمتِ عام — دہنِ آرزوئے خلق ہوا شیریں کام
ذاتِ والا ہے تری چشمۂ فیض و انعام — "نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

واقفِ ظاہر و باطن ہے خداوندِ غفور — اس کے اسباب کو ہم کر نہیں سکتے محصور
ہاں مگر بے خودیٔ عشق میں کہتے ہیں ضرور — "ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

نعمتِ خاصِ خدا سے ہیں لبالب ترے طشت — مثلِ موسیٰؑ نہ ہوا تو کبھی آوارۂ دشت
تو نے چاہی جو گلستانِ قدم کی گلگشت — "شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

کیوں نہ ترا اشکِ ندامت سے ہو چشمِ پُرنم — میری طینت میں نجاساتِ گُنہ ہیں منضم
طالبِ عفو ہوں اے منبعِ الطاف و کرم — "نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی"

آتشِ شوق میں کب تک رہیں مضطر مہیات — دل جلوں پر بھی نگاہِ کرم اے بحرِ نجات
جوش پر ہے غمِ دوری کی حرارت دن رات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زِ حد میگزرد تشنہ لبی"

طیبہ جانے کو حیا نہیں سامانِ سفر — ستمِ گردشِ ایّام سے ہوں خستہ جگر
میں ترے صدقے بلا لے مجھے اپنے در پر — "چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

کس طرح اور کریموں سے نہ ہو تو ممتاز — تو ہے معنئ حقیقی، وہ ہیں مفہومِ مجاز
ہر تمنا کو ہے رحمت تری سرمایۂ ناز — "بردرِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی، یمنی و حلبی"

حافظ عبدالرحمٰن بقا غازی پوری

تم ہو محبوبِ خدا، اے شہِ عالی نسبی — سب ہیں محکوم تمہارے یمنی و حلبی
دیکھ کر جلوہ ترا بولے نبی اور ولی — "مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

حق تعالیٰ کے ہو محبوب رسولِ اکرم — نہیں طاقت یہ مری جو کروں اوصاف رقم
موسیٰؑ و عیسیٰؑ لگے کہنے یہی سب باہم — "من بے دل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

قبل از ارض و سما حق نے بنایا ترا نور — بعدہٗ نور سے تیرے ہی کیا سب کا ظہور
کفر اقدام کی برکت سے ہوا ہے کافور — "ذاتِ پاک تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

جبکہ فرما چکا حق شان میں تیری لولاک — اے شہِ جنّ و بشر، اے شہِ ارض و افلاک
پھر ہو کس طرح ثنا تیری رقم سیّدِ پاک — "شبِ معراج عروجِ تو گزشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی"

ہجر میں آپ کے آئی ہے مری جاں لب پر　　خواب میں شکل دکھا دیجے جبیبؐ داور
التجا آپ سے میری ہے یہی شام و سحر　　"چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

گرچہ عاصی ہوں و لے شرم ہے شاہا ترے ہاتھ　　بہرِ حسنینؓ غم و رنج سے اب دیجے نجات
حوضِ کوثر پہ تمہیں دیکھ کہوں گا یہ بات　　"ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی"

دوست صادق ہیں عمرؓ آپ کے، ان کا صدقہ　　بہرِ صدیقؓ خبر لیجیے اے پشت پناہ
بہرِ عثمانِ غنیؓ، بہرِ علیؓ ذی جاہ　　"عاصیانیم ز مانیکیٔ اعمال مخواہ
سوئے من روئے شفاعت بکن از بے سببی"

خلق میں آپ کا مشہور ہے ادنیٰ اعجاز　　مہ کو انگشت سے پارہ کیا اے بندہ نواز
آپ کو حق نے کیا جنّ و بشر میں ممتاز　　"بر درِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی، یمنی و حلبی"

رفع ہوگا نہ عدم کا یہ کبھی دردِ دلی　　ہاں مگر تیری عنایت اگر اس پر ہوگی
راست ہے راست نہیں جھوٹ بقولِ قدسی　　"سیدیٔ انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

محمد ابراہیم عدم اکبرآبادی

شبِ معراج فلک پر جو گئے میرے نبیؐ　　پیشوائی کو ملک آئے بجذبِ قلبی
کہہ رہے تھے یہی سب دیکھ کے والا حسبی　　"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، عجب خوش لقبی"

جو مرا حال ہے وہ کس کو دکھاؤں جاکر　　صدمہ ہجر سے آیا ہے مرا دم لب پر
مستحق ہوں تری رحمت کا شہِ جنّ و بشر　　"چشمِ رحمت بکشا، سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی"

خاص لوگوں ہی پہ موقوف نہیں کچھ اکرام　　فیض پاتے ہیں ترے چشمۂ الطاف سے عام
کشتِ اُمید کو شاداب کر اے شاہِ انام　　"نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی"

پہنچے افلاک پہ معراج میں جب شاہِ اُممؐ　　ہر طرف سے یہی آتی تھیں صدائیں پیہم
آج تک تجھ سا نہ دیکھا کہیں خالق کی قسم　　"من بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

کلمہ گو ہیں ترے جن و ملک، وحش و طیور
عاشق و والہ و شیدا ہے ترا ربِ غفور
حق تعالیٰ کو بھی تھا پاس کچھ ایسا منظور
ذاتِ پاک تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

دردِ دل اپنا کہوں کس سے شہِ جملہ صفات
کون ہے تیرے سوا، پوچھے جو کوئی میری بات
العطش لب پہ رہا کرتی ہے کیا دن کیا رات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم، توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

بخشا اللہ نے رُتبہ تمہیں وہ شاہِ حجاز
بخدا اور نبی کو نہ ملا وہ اعزاز
اے رسولِ عربی، ہاشمی و بندہ نواز
"بر درِ فیضِ تو اِستادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی، حلبی و عربی"

دیکھ لیں چشمِ عنایت سے اگر آپ نبی!
دل سے ہو جائیں غم و رنج و قلق دور ابھی
عاجزِ خستہ پہ بھی ہو نظرِ لطف کبھی
"سیدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

احمد دراز خاں عاجز عطائی پوری فرخ آبادی

خضر ہے طالبِ دیدار ترا دشت بہ دشت
طوفِ مرقد کے لیے چرخ کو ہے گشت پہ گشت
خسروا، تونے فلک کو دیے سیمیں طشت
"شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

محمد فاضل دلبر

مہر ہوتا تو زوال آتا کبھی تو اک دم
ماہ ہوتا تو گہن سے کبھی ہوتا باہم
نہ گہن اس کو لگے اور نہ ہووے کبھی کم
"مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

ہو گیا کفر سے یہ ملک جو سارا معمور
آ چلا عزت و توقیر میں کچھ اس کی فتور
لیکن اللہ کو رکھنی تھی جو عزت منظور
"ذاتِ پاک تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زین سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

منبعِ بخشش و الطاف تو ہو تیری ذات
اور تجھ کو ہو تغافل، یہ بنے کیونکر بات
دے دے اک جام کہ اس پیاس سے ہو جاوے نجات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

مرجعِ عامِ خلائق ہے تو اے بندہ نواز
تیرا دروازۂ اقدس نہیں رہتا کب باز
کون ہے جو ترے در پر نہیں اے مایۂ ناز
"بدرِ فیضِ تو اِستادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و طوسی و رومی، یمنی و حلبی"

عبدالکریم سوز

وصف ہو جن و بشر، حور و ملک سے ترا — آج سے تا بہ قیامت کبھی امکان ہی کیا
کچھ بھی نسبت ہو کسی سے تو کرے وصف ترا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

تھا خدا کو بھی یہی روزِ ازل سے منظور — کہ ہو اقلیمِ عرب نور سے تیرے معمور
ورنہ ہے باعث ایجادِ دو عالم ترا نور — "ذاتِ پاک تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

ہم نشیں تو نے سنا ہو گا کبھی آبِ حیات — ہے بلا ریب جمالِ نبوی آبِ حیات
ہو عنایات کچھ اس عبد کو بھی آبِ حیات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

ہے شفیعِ دو جہاں ذاتِ رسولِ عربی — اے ثنائی نہ کر اس ذات سے دنیا طلبی
قولِ قدسی کو تو کر ذکرِ دلی، وردِ لبی — "سیدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

میرزا عاشور بیگ ثنائی

تجھ سا کوئی نہ ہوا اور نہ ہووے گا نبی — ہے تری ذات پہ صادق لقبِ مطلبی
تجھ سے کہتا ہے ہر اک بہرِ شفاعت طلبی — "مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

تجھ کو ہر ایک زباں کے ہے تکلم میں عبور — فہم ہر ایک زباں میں نہیں کرتا ہے قصور
یہ زباں اس لیے آئی ہے خدا کو منظور — "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

تو نے پامال کیے چرخ کے جب ساتوں دشت — اور بہشتوں کے بھی سب ہو گئے طے گلشن ہشت
لامکاں تھا، سو ہوا تیرا وہاں بھی گلگشت — "شبِ معراج عروجِ تو زِ افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

شعلہ زن دل میں ہے، وہ آتشِ عصیاں ہیہات — کہ کفایت جسے کرتے نہیں جیحون و فرات
نہ رہی اب تو کسی طرح سے امیدِ نجات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زِ حد می گزرد تشنہ لبی"

تجمل رسول خاں تجمل

جب شفاعت سے تری روزِ جزا شیخ و صبی   چھوٹیں تب تجھ کو کہیں دیکھ کے ایک ایک نبی
واہ کیا کام ہوا تجھ سے باُمّی و ابی   "مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

چشمِ آئینہ نے دیکھا تھا اگرچہ عالم   پر ترے نورِ مصفّا کو بھی دیکھا جس دم
ہوکے ششدر متحیّر لگا کہنے پیہم   "مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

کیا عجب روزِ قیامت کو اگر ہو یہ بات   انبیا تابشِ خور سے جو ہوں تشنۂ ہیہات
حوضِ کوثر پہ کہیں تجھ سے شہِ نیکو ذات   "ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ زِحد می گزرد تشنہ لبی"

ہو گیا تیرے غمِ عشق میں سو ٹکڑے جگر   سو دوا کی، نہ ہوا ایک دوا کا بھی اثر
لیک اب تجھ سے علاج ایک ہیں چاہوں ہوں سو کر   "چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

حافظ عبد الرحمٰن سوزشؔ کاندھلوی

وہ ترا رتبۂ عالی ہے شہِ مُطّلبی   عرصۂ حشر میں جس وقت کہ ہوں جمع نبی
سب کے ہو وردِ زباں بر دم حاجت طلبی   "مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

مفتخر عالم و آدم میں تجھے حق نے کیا   تابِ انسان کہاں، ہو جو ترا مدح سرا
شان میں تیری خدا آپ کہے صلِّ علیٰ   "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

کیوں نہ ہو نام ترا وردِ زبان شاہِ اُمم   "گلِ اُمّیدِ شگفتہ ہیں ترے لب سے تمام
تر و تازہ ترے باعث ہے ریاضِ اسلام   "نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سرسبز مُدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

عرصۂ حشر میں جب اُٹھے گی سب مخلوقات   کوئی یاور نہ وہاں ہو گا بجز آپ کی ذات
انبیا بھی یہی لب کھولیں گے واں بہرِ نجات   "ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ زِ حد می گزرد تشنہ لبی"

سیّد قطب الدین بسملؔ

تو نبیؐ وہ ہے شہا، تجھ سا نہیں کوئی نبی — تیرے قدموں سے ملوں آنکھ تو ہے بے ادبی
میں بھی صدقے ہوں دل و جاں سے باُمّی و اَبی — "مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

جیسے کعبہ میں تری ذات کا چمکا ہے نُور — دیکھتا کوئی نہیں کھول کے توریت و زبور
بند کی بند رہیں، تھیں جو کتابیں مشہور — "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

زمزمہ رکھتا ہے یہ چاہ سے تیری زمزم — دین تیرا ہو عرب اور عجم میں جم جم
شیرِ گردوں بھی یہ کہتا ہے کہ اے بحرِ کرم — "نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

بگڑی حالت ہے مری جان پہ میری ہے بنی — خسروا، سُن لے تو اس حشمتِ بیمار کی بھی
درِ اقدس پہ وہ آیا ہے مثالِ قدسی — "سیّدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

میرزا فخرالدین حشمت۔

ذاتِ فیّاض میں خالق نے دیے ہیں وہ صفات — مُردے جی اُٹھتے ہیں سُن کر لبِ جاں بخش کی بات
عرض کرتے ہیں یہ عیسیٰؑ و خضرؑ جوڑ کے ہاتھ — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ زِ حد می گزرد تشنہ لبی"

کعبۃ اللہ کا گھر کس لیے ہوتا مشہور — جلوہ افروز نہ ہوتا جو وہاں آپ کا نُور
مرتبہ ملکِ عرب کا تھا بڑھانا منظور — "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

لیلۃ القدر رُخ و زُلف سے ہے قدر میں کم — رُخِ روشن پہ مہ و مہر ہیں قرباں ہر دم
نُورِ رُخسار میں ہے نُورِ خُدا کا عالم — "مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

حق نے فرمایا تری شان میں لَولاکَ لَمَا — گنہِ حضرتِ آدمؑ تری خاطر بخشا
تو وہ شاہنشہِ کونین ہے محبوبِ خدا — "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

علی بخش شرر

یوں تو پیدا کیے خالق نے ہزاروں ہی نبی   سر پہ پر تیرے ہی دستار شفاعت کی پھبی
تجھ کو جبریلؑ بھی کہتا ہے بصد بوالعجبی   مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

یوں حسینوں کی تو شہرت ہے میانِ عالم   مگر اس صورت و سیرت کے تو انساں ہیں کم
یوسفِ مصر بھی ہوتے تو یہ کہتے باہم   مَنِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

واسطے تیرے تو یکساں ہے حیات اور ممات   سب کو دلوائیو تو آتشِ دوزخ سے نجات
چشمۂ فیض ہمارے لیے ہے تیری ذات   ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زِ حد می گزرد تشنہ لبی

جز خدا مرتبے کو کوئی ترے جانے کیا   تیرے باعث سے تو آدمؑ کا بھی رتبہ یہ ہوا
کہ عزازیل کو بھی حکم ہوا سجدے کا   نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ والا نسبی

مرزا محمد علی خاں حیدر

روز و شب وصفِ رُخت را بزباں میرانم   حُسنِ یوسفؑ ز جمالِ تو ہویدا خوانم
در کلامت ہمہ اعجازِ مسیحا دانم   مَنِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

مئے عشقِ تو شدہ شام و سحر نوش لبم   جذبۂ عشق چہ آمد نہ تو شاہا بدلم
از سگِ کوئے تو فیضانِ وفا می طلبم   نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

شبِ میلادِ تو اے سیدِ افلاک خرام   قدسیاں رقص کناں گرد سرائے تو مدام
گشت شاداب ز ذاتِ تو بہارِ اسلام   نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

در فراقِ رُخت اے سیدِ محمود صفات   بزبان آہ و فغان و بدلم صد حسرات
شعلۂ آتشِ عشقِ تو دل و سینہ بتافت   ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی

سید احمد تائب

نُور ہے ذات تری مظہرِ نُورِ صمدی — مشتمل نام ہوا تیرا بنامِ احدی
ساری مخلوق یہ کہتی ہے بہ شوقِ قلبی — "مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

لمعۂ حُسن سے تیرے ہوا روشن عالم — مہ و خورشید کا بھی نور ترے حُسن سے کم
کس سے نسبت تجھے دوں فخرِ عرب شاہِ عجم — "مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

تیرے باعث ہوئی عالم کی یہ تکوین شہا — شان میں تیری خدا نے کہا "لَوْلَاکَ لَمَا"
قابَ قوسین کا رُتبہ تجھے حق نے بخشا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

آفتابہ ہے ترا مہرِ فلک زرّیں طشت — دم کی دم میں کیا طے آپ نے بطحا کا دشت
باغِ رضواں کے سوا عرش کی جا کی گلگشت — "شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گذشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

امانت علی نانوتوی

تجھ سے روشن ہے شہا سب مری حاجت طلبی — عرض کرنا تری درگاہ میں ہے بے ادبی
میں تو کیا، تجھ سے مدد چاہتے ہیں سارے نبی — "مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

نُور سے اپنے کیا نُور کو تیرے پیدا — اور خدا نے ترا نام اپنے برابر لکھا
بعد اللہ کے یا شاہ! ہے تیرا رُتبہ — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

جس قدر مدح کروں، ہے وہ تری قدر سے کم — قدرِ افلاک بھی آگے ہے تری قدر کے کم
میں اسی فکر میں ہوں سر بہ گریباں ہر دم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

کام آتا نہیں علم نظری و عملی — بڑھتا جاتا ہے شہا، یہ مرضِ غم زدگی
اپنے آشفتہ پریشاں کی خبر لے جلدی — "سیّدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی"

حکیم منوّر علی خاں آشفتہ میرٹھی

مہبطِ رُوحِ قُدس آپ کی ذاتِ والا — عرشِ اعظم درِ دولت پہ کہے صلِّ علیٰ
عظمتِ رُتبہ والا ہو شہا کس سے ادا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"

حق تعالیٰ نے کیا آپ کو ابرِ اکرام — تجھ سے خندہ ہے لبِ غنچۂ اُمیدِ انام
ہیں شجر اور حجر عزقِ سحابِ اکرام — "نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سرسبز مُدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

ذاتِ انور سے بنا سارا جہاں عالمِ نُور — اور فروغ اس کے سے ہر خانہ ہے بیتِ معمور
ربِ عزت کو جو اعزازِ عرب تھا منظور — "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

فُرقتِ رُوئے مقدس میں نہیں تابِ حیات — زہر پی جاؤں، پلائیں جو مئے نابِ حیات
تشنۂ وصلتِ اقدس نہیں سیرابِ حیات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی"

کیفی

اے رسولِ عربی، سرورِ عالی نسبی — قاسمِ ساغرِ کوثر بہ دمِ تشنہ لبی
شافعِ روزِ جزا ختمِ رُسل، ختمِ نبیؐ — "مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

نورِ حق تجھ سے بہم، تو ہے خدا سے باہم — تیرے پرتو سے بنے آئینۂ لوح و قلم
جلوہ گر نور سے ہے تیرے ہی نورِ آدم — "منِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

اے محمدؐ نہ خدا گر تجھے پیدا کرتا — ہے یقیں ارض و سماوات نہ ہوتے پیدا
عرش سے فرش تلک ہے ترے دم کا جلوہ — "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ والا نسبی"

باریاب ابرِ کرم اور چمنِ دہر تمام — کامیاب آبِ سخاوت سے ترے ہر ناکام
ابتدا انتہا اور ہے ترا آغاز انجام — "نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سرسبز مُدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

میرزا رحیم الدین حیا

دیدہ کا تیری ہیں مشتاق ہوں اے شاہِ اُمم　　چشم سے اشک ٹپکتے ہیں برنگِ شبنم
جلوۂ نور دکھا، تا کہ ہوں غم سے بے غم　　مُن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

مہر و مہ، جن و ملک، ارض و سماوات تمام　　آپ کے ابرِ کرم سے ہیں یہ سب شیریں کام
اور الم نشرح ہے یہ بات تو بر خاص و عام　　"نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سر سبز مُدام
زان شُدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رُطبی"

کیا عجب اور بھی نکتہ ہو جو اس میں مستور　　ذہنِ ناقص میں مرے پر یہی کرتا ہے عبُور
حق تعالیٰ کو کرم کرنا تھا ہم پر منظور　　"ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہُور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

ہائے میں کس سے کہوں اپنی تباہی کا غم　　دل پہ میرے جو گزرتا ہے یہی رنج و الم
زشتی بخت سے اے وائے کیا میں نے ستم　　"نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شُد بے ادبی"

محمد شاہ میر طراز دہلوی

باغِ جنت کے مرتب ہیں ترے واسطے ہشت　　آفتابہ ترا خورشید ہے، افلاک ہیں طشت
چمنِ عالمِ سفلی کی نہ بھائی گلگشت　　"شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی"

جب کہ تیرا ہوا اے شاہِ جواں مرد ظہُور　　آتشِ کفر کی گرمی کا ہوا سرد ظہور
اللہ اللہ، بتوں کا بھی ہوا سرد ظہور　　"ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہُور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

بند تھا، ہاں ترے باعث سے کھلا بابِ حیات　　اپنا دیدار دکھا، دیکھ چکا خوابِ حیات
میں تو کیا، خضر بھی کہتا ہے، نہیں تابِ حیات　　"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ ز حد مے گزرد تشنہ لبی"

تُو جو اس ذاتِ مقدس کا ہے احسان قدسی　　اس سبب تجھ سے بھی تائید طلب ہے قدسی
یہی کہتا ہے یہ کہہ دل سے زباں سے تُو بھی　　"سیّدی اَنتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سُوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

حافظ عبد الرحمٰن احسان

نور سے تیرے ہے موجو وجودِ عالم — ماہ و خورشید ہیں بے شُبہہ ترے خاکِ قدم
یوسفِؑ مصر ترے حُسن کی کھاتا ہے قسم — "مِن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی"

جو نہ ہوتا ترے اقدامِ مقدس کا ظہور — کشورِ دینِ مبیّن سے سبھی رہتے دُور
حضرتِ حق کو ہوا کفر مٹانا جو ضرور — "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

نُور نکلا ہے ترا نُورِ خدا اسے شاہا! — عرشِ اعظم تری پا بوسی سے ممتاز ہُوا
ہیں ملائک تری درگاہ پہ سب ناصیہ سا — "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

میں ہوں کیا چیز کہ اوصاف کروں تیرے رقم — ہو وے عاجز تری توصیف میں خسانِ کا قلم
حدِ آداب سے جو بڑھ گیا جرأت کا قدم — "نسبتے خود بسگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شُد بے ادبی"

میاں ذائق

یونسؑ و یوسفؑ و یعقوبؑ و مسیحؑ و موسیٰؑ — سب ترے مائدۂ فیض سے ہیں زلّہ ربا
حق تو یہ ہے کہ تو بے مثل ہے جوں ذاتِ خدا — "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

ہو گیا بے خود و بے تاب و تواں او ربیدم — اک نظر جس نے ترے نور کا دیکھا عالم
کیا نقاش نے، کی جب تری تصویر رقم — "مِن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

ایک تو یہ کہ فصاحت ہے عرب کی مشہور — دوسرے دینی تھی زک اہلِ زباں کو منظور
تیسرے یہ کہ بفرمانِ خداوندِ غفور — "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

اے شہنشاہِ اُمم، اے شہِ فرخندہ مقام — فخرِ دیں، فخرِ رُسل، فخرِ جہاں، فخرِ انامؑ
نہیں اعجاز سے خالی ترا جو کچھ کہ ہے کام — "نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سر سبز مُدام
زان شُدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رُطبی"

حافظ الطاف حسین خستہ پانی پتی

گرچہ سایہ ترا دیکھا نہیں اے شاہِ اُمم　　لیک سائے میں تری پلتے ہیں دونو عالم
نور ہی نور سراسر ہے، کہوں کیا عالم　　مَنِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم

"اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

بشریت میں تو گو مثل ہے تو ان کی ہُوا　　مگر ان میں ترے مانند ہے رُتبہ کس کا
بجز اس کے کہ وہ بندے ہیں تو تُو ہے مولا　　"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

یوں تو میں غرق گناہوں میں ہوں تا سر بہ قدم　　بارِ عصیاں سے ہوئی جاتی ہے گردن مری خم
پر کہوں کیا کہ جو نادانی سے اے شاہِ اُمم　　"نسبتے خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شُد بے ادبی"

اہلِ محشر کو نہ ہاتھ آئے گی جب راہِ نجات　　آئیں گے پاس ترے سرورِ عالی درجات
سب کہیں گے یہ سخن بصدِ درود و صلوٰت　　"ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

لُطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

رحیم بخش طرب

خاک تھی جلوہ سے پہلے ترے خاکِ آدم　　نورِ رُخ میں ہے ترے حُسنِ قدیمی توام
دیکھ موسیٰؑ تجھے غش ہے تو مسیحا بے دم　　مَنِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم

"اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

تیری ہی خاکِ کفِ پا سے بنے ارض و سما　　اپنا نائب تجھے یاں خالقِ اکبر نے کیا
نہ کیا اپنی طرح تیرا بھی ثانی پیدا　　"نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

وہ خطا مجھ سے ہوئی ہے جو اسے کیجے رقم　　طولِ کاغذ کے لیے عرصۂ محشر بھی ہو کم
منہ دکھایا نہیں جاتا ہے ترے در کی قسم　　"نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شُد بے ادبی"

تابِ خورشیدِ قیامت سے ہو جب مخلوقات　　ظِلِّ دامانِ کرم سے ترے خواہانِ نجات
کہیں اس وقت رسولانِ اولوالعزم یہ بات　　"ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

لُطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

مرزا حاجی شُہرت

تجھ کو کہیے جو بشر ساں تو یہ ہے بے ادبی — گر ملک کہیے ملائک سے ہوا کون نبی
کوئی مرسل بھی نہیں ہاشمی و مطلبی — مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تو ہے اے شاہِ اُمم مظہرِ فیضانِ اتم — جوہرِ قدس بمعنی و بصورت آدم
روشنی بخشِ جہاں، مہرِ عرب، ماہِ عجم — من بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی

سگِ در کا ترے رتبہ وہ ہے فخرِ آدم — آدم و جن و ملک اُس کے قدم لیں ہر دم
دم بدم مجھ کو اسی بات کا ہے سخت الم — نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

رشکِ خور ہو جو کرے مہر کی ذرّے پر نظر — نظرِ لطف پڑے کوہ پہ ہو جائے وہ زر
زر نہیں تو نہیں منظور حبیبِ داور! — چشمِ رحمت بکشا سوئے غریباں بنگر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی

(نواب محمد ذکی خاں) ذکی لکھنوی

واہ کیا درجہ ہے، کیا شان ہے اور کیا رتبہ — خالقِ ارض و سما خود ہے ترا مدح سرا
انبیا کہتے ہیں سب صلِ علیٰ صلِ علیٰ — نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

سب سے پہلے کیا پیدا ترا اللہ نے نور — پردۂ ذات میں اُس نور کو رکھا مستور
اور اُس نور کا اظہار ہوا جب منظور — ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

تو ہے نیسانِ کرم اور سحابِ اکرام — بھر دیا موتیوں سے دامنِ اُمیدِ انام
بار آور ترے باعث سے ہے نخلِ اسلام — نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

دردِ عصیاں کے سبب سے ہے مری جان چلی — اور بچنے کی نہیں سوجھتی تدبیر کوئی
عرض اختر کی بھی قدسی کی طرح سے ہے یہی — سیدی انتَ حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

نواب اختر محل

رُخِ انور ہے ترا مشرقِ انوارِ قدم — ہے شبِ صبحِ سعادت تری زلفِ پُرخم

ہے بجا، گر یہ کہوں شوق سے اے فخرِ اُمم — "مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

کب ترے کوچے سے بہتر ہے گلستانِ ارم — کب ترے کُتّے سے برتر ہیں غزالانِ حرم

پھر نہ کیوں شرم سے یہ بات کروں میں ہر دم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

مستعد تن سے نکلنے کو ہے جانِ مضطر — حالِ دل کس سے کہوں جز ترے میں خاک بسر

ہیں گرفتارِ غم و رنج ہوں ہر شام و سحر — "چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

لختِ دل کھانے کو اور پینے کو خونِ جگری — مرضِ عشق سے ہوں مثلِ چراغِ سحری

کیجیے بہرِ خدا کچھ تو دوائے روحی — "سیّدی اَنتَ حبیبی و طبیبِ قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی"

محمد صدیق حسن روحی قنوجی

آپ کا وصف ہو کس منہ سے بیاں میرے نبیؐ — بند لب، لال زباں، عقل ہے گم، ذہن غبی

دے اگر دخل طبیعت بھی تو ہے بے ادبی — "مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

آپ کے جلوۂ رُخسار کا تھا وہ عالم — متعجب ہوئے عیسیٰؑ، متحیّر آدمؑ

دیکھ کر حُسن کو یوسفؑ نے صدا دی پیہم — "مَن بے دل بر جمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

رکھ نہ محروم زیارت سے مجھے اے سرور! — تیرے دیدار کا مشتاق ہوں ہیں خستہ جگر

بہرِ حق دیر نہ کر، دیر نہ کر، دیر نہ کر — "چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

تیرے دیدار کا مشتاق ہوں اے بندہ نوازا — ہند میں ہوں، مرے دل میں ہے مگر شوقِ حجاز

میں ہی محروم ہوں اک، ورنہ ہزاروں جانباز — "بدرِ فیضِ تو اِستادہ بصد عجز و نیاز

ہمچو زنگی یمنی، رومی و طوسی، حلبی"

عبد الوہاب خاں شاداں

تیری تعریف میں عاجز ہیں ولی اور نبی — تیری توصیف سے قاصر ہیں ذہین اور غبی
حبذا شاہِ رسُل نام خدا مطلبی — مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

جیسے سائے کو نہیں نور سے نسبت اصلا — اور ذرّے کو نہیں مہر کے آگے رُتبہ
بس اسی طرح سے اے بادشہِ ہر دوسرا — "نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

نہ مرا پایہ ہے ہم پایۂ عرشِ اعظم — نہ مرے رُتبے سے افلاک کا کچھ رُتبہ کم
میں کہاں اور تری چوکھٹ کہاں اے شاہِ اُمم — "نسبتے خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

ہیں ترے وصف و ثنا خارج وہم و ادراک — سُرمۂ چشمِ ملائک ہے ترے در کی خاک
تنِ اطہر کو ہی زیبا ہے قبائے لولاک — "شبِ معراجِ عروجِ تو گزشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی"

خیر پانی پتی

عرصۂ حشر میں اے ہاشمی و مُطلبی — دیکھ کر منزلت و قدر تری سارے نبی
اس وسیلے سے کریں اپنی شفاعت طلبی — مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

بولا رضواں شبِ معراج کہ اے شاہِ اُمم — اک نگہ گلشنِ جنت پہ کہ ہے خشک تمام
منتظر دیر سے اس دن کا تھا یہ سُن کے غلام — "نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سر سبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رُطبی"

حق تعالیٰ کو تو تھا ساری زبانوں پہ عبُور — بھیجنا کیا عربی میں ہی تھا قرآں کا ضرور
کر گیا خوب مگر وجہ یہ قدسی مذکور — "ذاتِ پاکِ تو چو در ملکِ عرب کرد ظہُور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

نام پوچھا کسی صاحب نے مرا دے کے قسم — جوشِ اُلفت میں کہا "کلبِ محمدؐ" اس دم
بے خودی میں ہوئی کیسی یہ خطا، ہائے ستم — "نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت سگِ کوئے تو شُد بے ادبی"

محمد نظام الدین جوشؔ

سخت حیرت ہے مجھے دیکھ کے تیرا عالم — ایسا دیکھا نہ فرشتہ، نہ پری نے آدم
کس سے تشبیہ میں دوں تجھ کو رسولِ اکرم — مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
"اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

بخدا نامِ خدا تجھ سا نہیں تیرے سوا — یہ ملاحت یہ صباحت نہیں دیکھی اصلا
کیا کہوں نامِ خدا، نامِ خدا، نامِ خدا — نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
"برتر از عالم و آدم تو چہ والا نسبی"

جب کہ دنیا میں ہوا جلوہ نما تیرا نور — کر دی منسوخ ترے واسطے توریت و زبور
اللہ اللہ تری حق کو ہے خاطر منظور — ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کردہ ظہور
"زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی"

رخشِ تیزِ تو کہ از دائرۂ خاک گذشت — آنچنان گرم روان شد کہ زِ ادراک گذشت
بس صفاتِ تو فزون گشت ز لولاک گذشت — شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گذشت
"بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

دست بستہ ترے در پہ ہوں کھڑا شاہِ اُمم — سر نہیں اُٹھتا ندامت سے ترے پائے قسم
بڑی تقصیر ہوئی مجھ سے رسولِ اعظم! — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بسگِ کوے تو شُد بے ادبی"

دغدغہ ہو گا ہر اک شخص کو روزِ محشر — انبیا اولیا ہوویں گے سبھی واں مضطر
یوں کہیں گے مرے ممدوح سے با دیدۂ تر — "چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

—— غلام بسم اللہ بسمل بریلوی

اے ز لطفِ تو ترو تازہ چمن زارِ دلم — کرمت رشتۂ پُر پیچ خجالت گسلم
لُطف کن لطف کہ بگداختہ شد آب و گلم — "نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بہ سگِ کوے تو شُد بے ادبی"

اے بیادِ تو دلِ خون شدہ را صبر و ثبات — لُطفِ تو دادہ دمِ حشر بہ تسنیم برات
جنبشِ لعلِ لبت بہرِ ہمہ قندِ نجات — "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

—— سید احمد حسن صادم میرٹھی

تجھ سے اے ختمِ رُسل، ختم ہے پیغامبری
تیرے بعد آئے گا تا حشر نہ اب کوئی نبی
ہوئیں یکجا صفتیں مَلحمَہ و رحمت کی
شاملِ صَلصَلۃ الوحی ہے بانگِ جرسی

مُرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

صاحبِ حدث و قِدم، مالکِ اکلیل و علم
ہے ترے زیرِ نگیں مملکتِ لوح و قلم
تیرے آثار و شمائل کا نیا نَنت عالم
تابشِ دیدۂ شوق و تپشِ دل کی قسم

مُن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

مظہرِ زندۂ جاوید نوامیسِ خدا
تجھ پہ ہر سلسلۂ کن فیکوں ختم ہوا
اَبدُالدّہر ہے تو فرد و وحید و یکتا
دستِ صانع سے ہوا تیرا نہ ثانی پیدا

"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
بہتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

ٹوٹ جائے نہ کہیں زُہدِ ریائی کا بھرم
زنگِ آئینۂ دل ہے ہوسِ جاہ و حشم
تجھ سے خواہانِ ترحّم ہے مرا دیدۂ نم
ہوں ستم دیدۂ غم، کر نگہِ چشمِ کرم

"نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زان کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

شافعِ حشر، شہنشاہِ جہاں، فخرِ اُمم
دونوں عالم میں نہیں تجھ سا حسیں، تیری قسم
ایک میں کیا، تری صورت پہ فدا ہیں عالم
مُن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

کوئی دنیا میں نہ آیا ہے، نہ آئے تجھ سا
تجھ کو اللہ نے واللہ، وہ رُتبہ بخشا
ہے فرشتوں کی زبانوں پہ تری مدح و ثنا
"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

لحہ بھر کو نہیں ملتی غمِ عالم سے نجات
مختصر یہ ہے کہ کاٹے نہیں کٹتے دن رات
سُن کے آئے ہیں کہ پیاسوں کو بٹے گی خیرات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

رحم فرما کہ ز حد میگزرد تشنہ لبی"

عرشِ اعظم پہ سجائی تھی تری مسندِ پاک
سر پہ رکھتے تھے ملائک تری نعلین کی خاک
پہنچا اُس جا کہ نہ پہنچے جہاں فہم و ادراک
"شبِ معراج عروجِ تو گزشت از افلاک

بہ مقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

ثقلین احمد منوّر بدایونی

رقِ منشور بھی تو، تو ہی کتابِ مسطور — تیری بعثت سے تھی تکمیلِ مکارم منظور
تو نے دنیا کو کیا ذکر و بیاں سے معمور — اور زندانیِ ظلمت کو دیا تحفۂ نور
"ذاتِ پاکِ تو چو در ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

سحر و شام منیں اہلِ مزارات کے عُرس — ہر مقنّع چہ نخشب سے برآمد کرے قُرص
رُخِ معنی پہ شکن، جامۂ الفاظ میں چُرس — رنگ بے رنگ ہے صورت سبیں احوال مپرس
"عاصیانیم زمانیکہ اعمال مپرس
سوئے ما روئے شفاعت بکن از بے سببی"

ہے ترے نامِ دلآرام کے تابع ہر نام — تو ہے سردارِ رسولاں تو ہے نبیوں کا امام
ہے خداوندِ سخن تیرا خداداد کلام — جس کے فیضان سے ہیں ناظمِ دربندِ دوام
"نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رُطبی"

روز افزوں ہیں ترِ و خشک میں تیرے اثرات — کیوں نہ ہو، ہیں ترے اقوال خدائی کلمات
پکڑے دامن ترا جس کو ہو تمنائے ثبات — ہے یہی جادۂ سرمنزلِ تقویٰ و نجات
"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لُطف فرما کہ ز حد میگزرد تشنہ لبی"

کروں پلکوں سے ترے روضے کی جاروب کشی — وجہِ آسودہ دلی ہے یہی شوریدہ سری
وَجَمَالُكَ فِي نَظَرِي كُلَّ غَدَاةٍ وَعَشِيٍّ — جلوۂ دوست سے ہوں سیر نگاہیں نہ کبھی
"سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمانِ طلبی"

—— عبدالعزیز خالد (لاہور)

سیّدی مرشدی اے نورِ خدائے ازلی
مصدرِ ارض و سماوات، رسولِ مدنی
روحِ کونین ہو ہر ایک زمانے کے نبی
گنبدِ سبز کے فیضان سے کھیتی ہو ہری
بے نواؤں کی بھی سرکار کرو چارہ گری
"مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

ہر قدم پہ ہے یہاں مرکزِ الطاف و کرم
ڈھانپ لیتے ہیں خطاکاروں کو انوارِ حرم
اطلسِ نوریں ہیں لپٹے ہوئے لوح و قلم
جراُتِ جنبشِ لب بھی نہیں، کیا کیجے رقم
چشمِ بے تاب تو ہے روزِ ازل سے پُرنم
"من بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی"

کیا دکھاؤں، کسی قابل ہی نہیں ہے چہرہ
برگِ آوارہ سرِ شہرِ حوادث ، تنہا
رُوسیہ، جس کی جبیں پر ہے گناہوں کی گھٹا
اس کا کیا نام ونسب، اس کی ہے اوقات ہی کیا
یہ سرِ حشر پکارے گا کسے تیرے سوا

"نسبتے نیست بہ ذاتِ تو بنی آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی"

ہجر کے دیس کی ویران ہے ہر راہ گزر
کس طرح ہوتی ہے دیوانے کی اب رات بسر
کس طرح جلتا ہے سوکھے ہوئے خوابوں کا شجر
ایک سناٹا سا ہے میری صداؤں کا کھنڈر
میرے گھر کے بھی دریچوں میں کھلے بادِ سحر

"چشمِ رحمت بکشا، سوے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

——— ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ)

○

ڈھونڈتی پھرتی تھی یہ تشنہ لبی آبِ حیات زندگی ہو کہ جو مل جائے کبھی آبِ حیات
عقل نے اس میں بتایا ہے یہی آبِ حیات "ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی"

——— میرزا عالی جاہ بہادر شید الکھنوی

آتشِ عشقِ نبی جب سے ہے سینے میں لگی روز افزوں ہے مری تشنگی و تشنہ لبی
عرض کرتا ہوں شب و روز بہ جوشِ قلبی "مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

سب حسینوں سے حسیں آپ ہیں یا شاہِ امم آپ کے حُسن پہ قرباں ہیں خوبانِ حرم
آپ بے مثل حسینوں میں ہیں، خالق کی قسم "مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

آپ کی شان بیاں کس سے ہو، اے سرورِ پاک آپ ہیں حاکمِ اقلیمِ ملیکِ املاک
آپ کے سر پہ ازل ہی سے ہے تاجِ لولاک "شبِ معراج عروجِ تو گزشت از افلاک
بہ مقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی"

اک لگن دل میں لگی رہتی ہے بس آٹھ پہر دیکھ لوں میں کسی صورت سے جمالِ انور
بہرِ صدیقؓ و عمرؓ، بہرِ غنیؓ و حیدرؓ "چشمِ رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

صابر براری (کراچی)

تضمین بر شعرِ قدسی

مرحبا سیدِ کونین شہِ عالی گہر — نورِ ایمان و یقین، رحمتِ حق سرتاسر
تیری مدحت ہی میں مصروف ہیں سب صبح و مسا — حور و غلمان و ملائک یا بنی نوعِ بشر
بندہ و صاحب و محتاج و غنی، شاہ و گدا — سب کا مقصود ہے توصیف تری شام و سحر
معدنِ رُشد و ہدایت ترے اقوالِ حسیں — تیرے ہی نُور سے ضو ریز ہوئے شمس و قمر
تیری اک چشمِ کرم کی ہے سوالی دنیا — تُو جو ہو مائلِ الطاف، خزف بھی ہوں گہر
تیری رحمت نے نوازا نہیں کس کس کو شہا — اب ذرا چشمِ کرم ہو مری حالت پہ اِدھر
تجھ سے میں دور ہوں، مہجور ہوں میرے آقا — شدتِ ہجر میں جذبات ہوئے زیر و زبر
سوئے طیبہ ہیں رواں قافلے اہلِ دل کے — ہو عطا مجھ کو بھی اب بہرِ خدا اِذنِ سفر
تیرے الطاف سے محروم کا جینا کیا ہے — زندگی اس کے لیے ہے یہ قیامت کا سفر
میرے نالوں کو عطا اتنا اثر ہو جائے — میں جو تڑپوں مرے حالات کی ہو تجھ کو خبر
ہو ترا لُطف اگر شاملِ حالات مرے — خود بخود مطلعِ حالات پہ اُبھرے گی سحر
ہے سیہ کار و خطا کار، رضاؔ ہے تو ترا — چشمِ رحمت بکشا، سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

محمد اکرم رضاؔ

تضمین بر نعتِ قدسی

رن کو جانے لگے جس دم پسرِ بنتِ نبیؐ — یعنی شبیرؓ، فدا اُن پہ ہو اُمّی و اَبی
آئے ملنے کو مدینے میں جو تھے شیخ و صبی — وقتِ رخصت کہا صغراؓ نے بصد مضطربی

"مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

کربلا میں ہوئے داخل جو حسینِؓ اکرم — دیکھتے کیا ہیں کہ ہے رنج و الم کا عالم
جس طرف کرتے نگہ سامنے تھی صورتِ غم — چوم کر اُن کے قدم بولی شہادت اُس دم

"مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

علی اکبرؓ جو تھے ہم صورتِ محبوبِ خدا — دیکھ کر اُن کی جوانی کو قضا نے یہ کہا
تم پہ قربان شجاعت ہے، شہادت ہے فدا — گوہرِ دُرجِ شرافت ہو، سخن ہے یہ بجا

"نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

وہ حسینؓ ابنِ علیؓ تھے جو امامِ اسلام — اُن کے رُتبے کو نہ کچھ سمجھے جو تھے ساکنِ شام
بے ثمر باغی ہوا اُن سے یزیدِ ناکام — جن کے نانا کو یہ کہتے تھے گُل اندام تمام

"نخلِ بُستانِ مدینہ زِ تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی"

بولا حُر، شاہِ شہیداں سے کہ اے بحرِ کرم — ہوں خجل آپ سے، گردن ہے ندامت سے خم
ہو معاف اب تو خطا میری پئے شاہِ اُمم — آپ کے در کا جو ہے کلب، میں اس سے ہوں کم

"نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی"

پھر کہا حُر نے یہ شبیرؑ سے با دیدۂ تر — ہو اجازت مجھے، اعدا کو کروں زیر و زبر
پسرِ سعد کو دکھلا دوں ابھی نارِ سقر — میں غلام آپ کا ہوں، آپ ہیں بندہ پرور

"چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

بولے اعدا سے یہ عباسِؑ علی نیک صفات — آلِ احمدؐ پہ جو تم کرتے ہو بند آب فرات
کون دلوائے گا حق سے تمہیں محشر میں نجات — اور کس منہ سے کہو گے مرے نانا سے یہ بات

"ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

واسطے جن کے بنے کوثر و جنّاتِ بہشت — اُن کو کوفی کریں مقتول سرِ دامنِ دشت
لشکرِ اہلِ جفا نعشوں پہ اُن کے کرے گشت — جن کے نانا کو ملک کہتے تھے وقتِ گلگشت

"شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

حافظ فتح محمد حقیر فاروقی

تضمین بر مصرعِ قدسی

شاعرِ نعت کی اعجاز بیانی تجھ سے
عزت و شوکتِ حسانؓ و قآنی تجھ سے

تیری تعریف سے قائم ہے بلاغت کا بھرم
زیب و آرائشِ الفاظ و معانی تجھ سے

مرغِ تخییل کو پرواز عطا کی تو نے
فکرِ خاکی کو ملی عرش مکانی تجھ سے

صحنِ گلشن میں ترے نام سے خوشبو جاگے
غنچہ و برگ کی تزئین و جوانی تجھ سے

اصلِ خود، وحدتِ رب، علم اصولِ اشیا
ہر حقیقت مرے ادراک نے جانی تجھ سے

ترے دربارِ سماعت پہ کھڑا ہوں حیراں
کس طرح عرض کروں اپنی کہانی تجھ سے

ہے ادب گاہ بھی جذبے کی فراوانی بھی
داد مانگے ہے مرے اشکوں کا پانی تجھ سے

میں زبوں حال ہوا، سوئے من انداز نظر
"چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر"

پروفیسر انور جمال (ملتان)

چرخ کیا ہے کہ تجھے جس پہ ہو عزمِ گلگشت — نیلگوں ایک پرانا سا جسے کہیے طشت
واں گیا تو کہ جہاں شہر، نہ گلزار، نہ دشت — شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

—— میرزا محمد سلطان رمز

نعت والا میں لکھوں آپ کی مضمون کیا کیا — مدح کا تیری نہیں حوصلہ مجھ کو اصلا
لیکن اک یاد ہے یہ شعر مجھے قدسی کا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

—— حافظ ایوب علی قائم پانی پتی

تکیہ گاہ دو جہاں ہے یہ شہا تیری ذات — تجھ سے ہر ایک کو محشر میں ہے امیدِ نجات
سب کا یہ قول ہے اے سرورِ عالی درجات — "ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی"

—— صفدر علی بلند

تا بذکرِ رخِ زیبا شدہ شیدا جانم — اشہبِ تیزِ تمنا رہِ طیبہ رانم
پرتوِ نور ترا نورِ حرامی دانم — حبذا واعجبا صلِّ علیٰ می خوانم
مَن بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

—— محمد بشیر الدین شاکر کاکوری

جو نگوڑی کہ ہوئی راہ سے تیرے برگشت — خاک اڑائے گی موئی حشر تلک دشت بدشت
واسطے تیرے ہیں واری چمنِ جنتِ ہشت — شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

—— میرزا علی نازنین (ریختی گو)

چشم بد دور وہ جوں برقِ براقِ چالاک — بڑھ سکے جس سے نہ آگے کبھی وہم و ادراک
تجھ سوا کس کو میسر ہوا وہ مرکبِ پاک — شبِ معراج عروجِ تو گزشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

—— امیر علی مجرد دہلوی

جب کیا گلشنِ معراج کا عزمِ گلگشت — بن گئے یُمنِ قدم سے ہی چمن دشت کے دشت
کون سی جا ہے کہ جس جا نہ کیا تو نے گشت — شبِ معراجِ عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

—— خدا بخش تنویر

امِ ہانی کے یہاں سے جو چلا تو پئے گشت — تھیں ملائک کی صفیں ساتھ لیے نور کا طشت
ہو گئے جلوہ نما سارے جبل اور سب دشت — شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

—— مخیر

سوزِ عصیاں سے ہوا جل کے مرا خاک جگر — اور بخشش ہی ہیں درماں کے ہوئی عمر بسر
لائی قسمت مجھے اب کھینچ کے تیرے در پر — "چشمِ رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی"

سید حیات اللہ واصف

تیرے کوچے کا جو کتا مجھے کہتا عالم — فخر حاصل مجھے ہوتا یہ بڑا، تیری قسم
یہ تمنا بھی ہے بے جا مری، یا شاہِ اُمم! — "نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوے تو شُد بے ادبی"

احمد حسن وحشت

جسمِ انور کا ترے سایہ زمیں پر نہ پڑا — ابر کا چتر شہنشاہ ترے ساتھ رہا
سنگِ خارا ترے پاؤں کے تلے نرم ہوا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

بدر الدین علی نقشی

قربِ حق آپ کو حاصل ہے جو شاہِ لولاک — کس طرح عقلِ بشر کر سکے اس کا ادراک
انبیا کی بھی یہاں چرخ ہے عقلِ درّاک — "شبِ معراج عروجِ تو گزشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی، نہ رسد ہیچ نبی"

حکیم محمد نسیم اللہ

تو ہے اک نورِ خدا، اے مرے پیارے مولا — بعد اللہ کے رتبہ ہے ترا ہی شاہا
تل برابر بھی نہیں جھوٹ ہے اس میں بخدا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

فصیح الدین ضمیر سہارنپوری

ہو گیا سارا جہاں نور سے تیرے معمور — ظلمتِ کفر ہوئی ہونے سے تیرے سبب دور
فخر کرنا تھا جو اس جا کا خدا کو منظور — "ذاتِ پاکِ تو در یں ملکِ عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

فصیح الدین طیب رہتکی

آدمی فکر توسط ہی کا رکھے ہر دم — اور واجب ہے، کہ وہ حد سے زیادہ ہو نہ کم
ہوں خجل حوصلے سے اپنے بڑھا کر میں قدم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوے تو شُد بے ادبی"

عبد العزیز عزیز

ہے یقیں مجھ کو بلا ریب ہے تو نورِ خدا — کہ نہیں مثلِ تجلی کہیں سایہ تیرا
کس طرح خاک نشیں ہووے ترا سایہ بھلا — "نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی"

احمد حسن عرشی قنوجی

دل میں شرمندہ نہ کیوں کر ہوں میں اے شاہِ اُممؐ — کیوں نہ ہو بارِ خجالت سے مری گردن خم

چھوٹا منہ اور بڑی بات، کیا میں نے ستم — "نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زاں کہ نسبت بہ سگِ کوے تو شُد بے ادبی"

حکیم آغا جان عیش

اس میں کچھ نکتۂ حکمت تو ہے بے شک مستور — جس کے ادراک میں درکار ہے عقل اور شعور

لیک ظاہر تو یہی بات ہے اے مایۂ نور — "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

محمد عبد اللہ علوی

کیا کروں تیری ولادت کی میں برکت مذکور — تختِ ابلیس کا اوندھا ہوا، ظلمت ہوئی دور

یہ خبر عام جہاں میں ہوئی از بس مشہور — "ذاتِ پاکِ تو درین ملکِ عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی"

غنی بریلوی

ہو گی خورشیدِ قیامت کی وہ گرمیٔ ہیہات — ڈھونڈے گی حشر کے دن خلقِ خدا راہِ نجات

سب کہیں گے کہ کہو ساقیٔ کوثر سے یہ بات — "ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

لُطف فرما کہ زِحد می گزرد تشنہ لبی"

ناصدار خان غنی

روبرو تیرے ہیں سب گرد زمانے کے حسیں — ذات وہ الا ہے تری مرہمِ دل ہائے حزیں

نگہِ لطف اِدھر بھی کہ بہت ہوں غمگیں — "چشمِ رحمت بکشا سوے منِ زار ہبیں

اے قریشی لقبی، ہاشمی و مُطّلبی"

میر حسن فنا ترمذی

کوئی دنیا میں گنہگار نہیں مجھ سا بشر — غمِ عصیاں سے میں رہتا ہوں نہایت مضطر

نظر آتا نہیں اس در کے سوا کوئی مقر — "چشمِ رحمت بکشا، سُوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی، ہاشمی و مُطّلبی"

میرزا نصیر الدین قناعت

کون جانے تھا، مدینہ ہے کسی شہر کا نام — تیرے ہی یُمنِ قدم سے ہوا مشہور اِنام

بلکہ اے چشمۂ انعام و سحابِ اکرام — "نخلِ بُستانِ مدینہ ز تو سرسبز مُدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی"

فدا حسین لطیف سہارنپوری

اے مرے ماہِ عرب، اے مرے خورشیدِ عجم — تجھ کو اللہ نے بخشا ہے وہ حُسنِ اعظم

چشمِ حیرت سے جسے دیکھ کے بولا آدمؑ — "منِ بے دل بہ جمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی"

رعایت الحق مضطر سہارنپوری

زمینِ قدسی میں نعت

کمالِ سلسلۂ خلقِ احمدِؐ عربی — نگارِ منفردِ ہاشمی و مطلبی
تری جناب میں آئے رازدانِ لم یزلی — ہے اِدعائے خبر ہی کمالِ بے خبری
کرے وہاں بھلا کیا شوق مدّعا طلبی — جہاں نگاہِ طلب ہو شمارِ بے ادبی
حریمِ جلوۂ توحید آستانہ ترا — ہے راہِ منزلِ مقصود ایک تیری گلی
ترا ہر ایک گلِ تر چمن بداماں ہے — بہارِ خلد بکف ہے تری ہر ایک کلی
نگاہِ شوق کو اے آفتابِ اوجِ کمال — ترے حضور میں ہے اعترافِ کم نظری
نہ ہوتی دور کبھی ظلمتِ شبِ ہستی — تمہارے حُسن کی ہوتی اگر نہ جلوہ گری
رفیقِ معتبرِ غارِ ثور ہے صدیقؓ — دلیلِ منزلِ مقصود جس کی راہبری
عمرؓ ہے حاصلِ دستِ دعائے مصطفویؐ — ہے جس سے لرزہ براندام روحِ بولہبی
خزانۂ کرم و معدنِ حیا عثمانؓ — سحابِ لطف ہے جس کے ہے کشتِ دین ہری
نشانِ منزلِ مقصود نقشِ پا اس کا — امیرِ قافلۂ شوق بالیقیں ہے علیؓ

گر قبول کرے رحمتِ تمام تری
تو فیض پیش کرے ارمغانِ بے ہنری

صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہؒ

دو جہاں کے سرور سردار رسولِ عربی — مکّی و یثربی و ہاشمی و مطلبی
قابَ قوسَین ترے رتبۂ عالی کی دلیل — جا وہاں پائی کہ پہنچا نہ جہاں کوئی نبی
دھو لیا کوثر و تسنیم سے سو بار دہن — اب بھی لوں نام اگر تیرا تو ہے بے ادبی
لُطفِ عام تیرا رحمتِ عالم ہونا — تیری شفقت نے بھلائے مجھے اُمّی و اَبی
فردِ عصیاں مری اور تیری شفاعت کی اُمید — تیرا دریائے کرم اور مری تشنہ لبی
حُسن کا سحر ہے یا عشق کی نیرنگی ہے — آنکھ پُر آب ہے اور آگ ہے سینے میں دبی
سُرمۂ چشم بناؤں ترے کُوچے کا غبار — سر کے بل حاضرِ خدمت ہوں، اگر ہو طلبی
سرفرازی ہو جو سر راہِ محبت میں کٹے — پاؤں میں راحتِ جاوید جو ہو جاں طلبی
آشیاں برقِ تجلّی کا ہو سینہ میرا — روزِ روشن سے بدل جائے مری تیرہ شبی
نسب و نسل کی تفریق مٹانے والے — ختم ہے تیرے گھرانے پہ علوِ نسبی
تیری تعلیم کا پھل حُرّیت و صدق و صفا — تیرے خنجر کی غذا قیصری و بولہبی
ملکِ ایراں سے ہے سلمانؓ حبش سے ہے بلالؓ — خاکِ مکّہ سے ابوجہل ہے کیا بوالعجبی

نعت قدسی کی تری نذر کو لایا ہے نظیرؔ
"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی"

اصغر حسین خاں نظیرؔ لودھیانوی (لاہور)

شوقِ دیدار میں اب جی پہ مرے آن بنی
اَدرِنی اَنتَ حَبِیبی شہِ مکی مدنی

کششِ عشقِ نبیؐ، صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
مرحبا جذبۂ بیتاب و غریب الوطنی

خاتمِ جملہ رُسل، شمعِ سُبُل، مصدرِ کل
نخلِ بُستانِ عرب، سروِ ریاضِ مدنی

کیوں نہ روضے کو ترے نورِ علیٰ نور کہوں
قبۂ نور پہ ہے چادرِ مہتاب تنی

بیدم شاہ وارثیؒ

تجھ پہ اے سرورِ دیں، ہاشمی و مطّلبی
کم ہے جتنا بھی کرے نازِ عُلوّ النسبی

تو نے ایماں کی جبیں کو وہ دیا ذوقِ سجود
جس کی ہر لغزشِ مستانہ میں تھی درطلبی

مئے توحید کے نشے میں جو سرشار ہوئے
اُن کی آن میں بھولے وہ شرابِ عنبی

ساربانوں کو جہانبان بنایا جس نے
باعثِ عظمتِ انساں ہے وہ نبیوں کا نبی

تیری توصیف میں الفاظ کہاں تک پہنچیں
حرف ہر لفظ پہ ہے وسوسۂ بے ادبی

پروفیسر غلام رسول عدیم (گوجرانوالہ)

سرورِ کشورِ ایمان رسولِ عربی
حاملِ عشقِ دو عالم شہِ رحمت لقبی

مرکزِ جود و سخا، نورِ خدا، حُسنِ یقیں
راحتِ قلب و نظر سیدِ عالی نسبی

وجہِ تخلیقِ جہاں، قافلہ سالارِ رُسل
محورِ بزمِ رسالت، اے رسولِ عربی

ٹھوکریں کھاتے چلے آتے ہیں تیرے در پر
تیرے اکرام کی اُمید پہ محبوب نبیؐ!

تیرے آنے سے کھلا صلح و محبت کا چمن
سرورِ کون و مکاں ہاشمی و مطّلبی

عصرِ حاضر کے سرابوں کا تعاقب کرکے
کچھ میسر ہمیں آیا نہ بجز تشنہ لبی

پھر سے ہے گردشِ حالات نے شبخوں مارا
ہو ترا لطف تو کافور ہو یہ تیرہ شبی

عرصۂ حشر ہے، بے چین ہے اُمت تیری
اب تمنائے دل و جاں ہے رحمت طلبی

مشک و عنبر سے وضو کرکے لیا نام ترا
ہے گماں پھر بھی رضا، ہو نہ کہیں بے ادبی

پروفیسر محمد اکرم رضا (گوجرانوالہ)

مآخذ

"نعتِ قدسی" کی تیاری میں درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:

حدیثِ قدسی — مؤلفہ قاضی محمد عمر مظفر نگری
بوستانِ نعت — مرتبہ سیفؔ کلانوری
مدینۂ عشق حصہ دوم — مؤلفہ نیاز علی خاں
چشمۂ کوثر عرف مدحِ پیمبر — مؤلفہ منشی محمد فخر الدین حاذقؔ
مجموعۂ دلپذیر فی ذکرِ بشیر و نذیر — مؤلفہ سید محمد ادریس ہمیرپوری
تذکرۂ نعت گو شاعرات — مؤلفہ ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری
گلدستۂ بے خزانِ منیرؔ — از منیرؔ اکبر آبادی
مہرِ نبوت — از نواب محمد مردان علی خاں رعنؔا و نظامؔ
نسیمِ گلشنِ نعت — از حافظ فتح محمد حقیرؔ فاروقی
حمطایا — از عبد العزیز خالدؔ
ارمغانِ فیض — از صاحبزادہ سید فیض الحسن
جامِ طہور — صابرؔ براری
منورؔ نعتیں — منورؔ بدایونی

ماہنامہ "مولوی" دہلی۔ رسول نمبر۔ ۱۳۴۹ھ
ماہنامہ "خاتونِ پاکستان" کراچی۔ رسول نمبر۔ دوسرا حصہ۔ ۱۹۷۴ء
ماہنامہ "شام و سحر" لاہور۔ نعت نمبر ۴ - ۱۹۸۵ء
ماہنامہ "شام و سحر" لاہور۔ نعت نمبر ۶ - ۱۹۸۷ء

آئندہ خاص نمبر

اگست ۱۹۸۸ء ——— غیر مسلموں کی نعت
ستمبر ۱۹۸۸ء ——— رسول نمبروں کا تعارف

اِعتِذار

نعتِ قدسی کی جو تضمینیں راقمِ سطور کو دستیاب ہوئیں، ان کا انتخاب زیرِ نظر مجموعے میں پیش کیا گیا ہے۔ بعض تضمینوں کا تو صرف ایک ہی شعر دیا جا سکا ہے۔ جو تضمینیں مجھے ملی ہیں، ان میں سے بھی درجِ ذیل شعرا کا کلام پیش نہیں کیا جا سکا:۔

محمد امیرؔ مہمی۔ اوجؔ دہلوی۔ محمد حیاتؔ خاں، حزیںؔ۔ خلیلؔ میرٹھی۔ امیر مرزا خورشیدؔ۔ مرزا محمود بیگ راحتؔ دہلوی۔ راحتؔ۔ سلیم اللہ سلیمؔ۔ تفضل حسین شادؔ شہیدؔ لکھنوی۔ احمد جان شریرؔ دہلوی۔ طیبؔ جالیسری۔ ظہور علی ظہورؔ۔ عاشقؔ لکھنوی۔ قادر علی عبدؔ۔ عاجزؔ۔ بشارت علی فردؔ۔ فضلؔ فہمی۔ جناب فنؔا۔ بندہ علی فکرؔ دہلوی۔ میرزا منجھلے صاحب فسوںؔ۔ عنایت اللہ قیسؔ۔ قادر شکوہ قادرؔ۔ مولا بخش قلقؔ میرٹھی۔ میاں علیم گوہرؔ۔ مردان علی مضطرؔ۔ منظر علی منظرؔ۔ غلام علی مدہوشؔ۔ دلدار علی مذاقؔ۔ محمد اکبر مخلصؔ۔ مہرؔ۔ قطب الدین مشیرؔ دہلوی۔ ظہیر الدین خلفؔ۔ قادر بخش موزوںؔ۔ نامیؔ۔ نصر اللہ خاں وصالؔ دہلوی۔ احمد علی خاں وجاہتؔ میرٹھی۔ سید جمیل الدین ہجرؔ۔ حافظ ایوب علی قائمؔ پانی پتی۔ رحیم سردھنوی

اِظہارِ تشکّر

میرے اباجان راجا غلام محمد صاحب علیہ الرحمہ کے انتقال پر جن احباب اور بزرگوں نے میرا دکھ بانٹا ہے، ان کا دل کی گہرائی سے شکر گزار ہوں۔ اللہ کریم انہیں اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شفاعت نصیب کرے ——— راجا رشید محمود

انتقالِ پُرملال

خُلدِ بریں کی سمت انہیں لے گئے مَلک ۔۔۔ ماہِ صیام میں ہُوا راجا کا انتقال

راجا وہی، غلامِ محمّدؐ ہے جن کا نام ۔۔۔ تھا نعتِ مصطفیٰ سے شغف ان کا بے مثال

وہ جانتے تھے نعتِ نبیؐ کو غذائے رُوح ۔۔۔ ہر حرفِ نعت تھا اُنہیں آئینۂ جمال

مشہور "نعت" نام کا جو ماہنامہ ہے ۔۔۔ حاصل ہوئی ہے نعت کو جس سے رہِ کمال

راجا کے نیک شوق کی یہ یادگار ہے ۔۔۔ جاری رکھے ہمیشہ اسے ربِّ ذوالجلالؒ

چہلم ہے اُن کا کیجیے اخلاص سے دُعا ۔۔۔ ہمسایہ اُن کے خُلد میں سلمانؓ ہوں اور بلالؓ

جاری رہے اشاعتِ نعتِ نبیؐ کا کام
ایوانِ نعت میں یونہی رونق ہو ماہ و سال

—— اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی (لاہور)

تاریخِ رحلت

داغِ غمِ فراق ہمیں دے گئے ہیں جو ۔۔۔ دراصل مل گئی ہے انہیں زندگی کی راہ

رحلت پہ ان کی کیوں نہ ہو اندوہگیں اک ۔۔۔ تھی ہر کسی سے ان کی کچھ ایسی ہی رسم و راہ

مستِ مئے محبتِ سرکارؐ وہ رہے ۔۔۔ ہنگامِ نزع ان کی زباں پر تھا لا الٰہ

مغموم و مضمحل نہ ہوں راجا رشید کیوں ۔۔۔ صدمہ پدر کی موت کا ان کو ہے بے پناہ

سالِ وفات از سرِ حسرت فدا کہوں
واصل بحق غلامِ محمد ہوئے ہیں آہ

+ ۸ = ۱۴۰۸

—— ابوالطاہر فدا حسین فدا (لاہور)

وضاحت: جون ۱۹۸۸ کا پرچہ ماہنامہ "نعت" کا چھٹا شمارہ تھا۔ قارئینِ کرام نوٹ فرمالیں

"نعت" کے گزشتہ شمارے

- جنوری ۱۹۸۸ — حمد باری تعالیٰ
- فروری ۱۹۸۸ — نعت کیا ہے
- مارچ ۱۹۸۸ — مدینۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) حصہ اول
- اپریل ۱۹۸۸ — اردو کے صاحب کتاب نعت گو (حصہ اول)
- مئی ۱۹۸۸ — مدینۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) حصہ دوم
- جون ۱۹۸۸ — اردو کے صاحب کتاب نعت گو (حصہ دوم)

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ ماہنامہ نعت کا ہر صفحہ حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکرِ مبارک سے مزیّن ہے۔ لہٰذا ماہنامہ نعت کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

قارئینِ محترم سے التماس

میری صلاحیتیں والدین کے حُسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے مختص ہوئی ہیں۔ اس لیے اگر آپ کو ماہنامہ نعت میں کوئی چیز پسند آجائے ت والدِ مرحوم (راجا غلام محمد صاحب) کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کریں۔ (ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

با صد ہزار شوق و طرب تا بروزِ حشر

قال اللہ تعالیٰ
النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم

ما بندۂ جمالِ کمالِ محمدیم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خط: خاکپائے غلامانِ غلامانِ رسول احقر جمیل قریشی تنویر رقم، بروز یوم شہادتِ علیؓ ۱۴۰۸ھ

کلام: حضرتِ علاءالدین علی احمد صابر کلیریؒ